رسوا کیا ہے خود تجھے تیری کلام نے
مصداق خود بنا تو حمار و کلاب کا

سمجھا نہ ہو بلید تو تفسیر اپنی دیکھ
اب حق جو ہے تو اپنے ہی پر ہے عتاب کا

کر لے اُس اشتہار کا بھی پھر معائنہ
آئینہ جسمیں حال ہے تیری شباب کا

وہ سلسلہ خوئی اور وہ آوارگی تری
وہ لت وہ مشغلہ حرکات خراب کا

جو کچھ بھی تجھ پہ گذری ہے سب اسمیں درج ہے
پڑھ کر اسے جواب تو ہوگا کیا ب کا

اُس اشتہار کا جو پتا چاہتا ہو تو
تو حاشیہ پڑھائیں میری تا در کتاب کا

خود داستہ ہے تو کہ کلام مجید میں
مصداق ایسا شخص ہے شر الدواب کا

ہاں اے تو شرمسار ہو ہاں اے تو مجتبیٰ
لازم نہیں ہو تجھ کو ڈبونا حجاب کا

ہیں ظاہر آثار تیری بیحیائیاں
شاہد بیان ہے تیرا حال خراب کا

یہ حال اور اس پہ یہ انداز شرم شرم
تو لحاظ چاہیئے تھا شیخ و شاب کا

جو کچھ ہوا تھا وہ تو لڑکپن میں ہو چکا
تھا لیکن اب تو وقت حصول ثواب کا

اس کو بھی کھو رہا ہے تو کس کے لئے ستمگار
آتا نہیں خیال تجھے کیوں حساب کا

پیری تو اتقا مین خدا کے لئے گزار
آوارگی مین وقت کٹا ہے شباب کا

پیری تری ہے تیرے لڑکپن سے بھی بتر
مستحق بنا ہے دوبالا عذاب کا

آوارہ جب تھا اور ہے اب بھی شریر تو
دشمن مسیح و مہدی عالیجناب کا

حیرت یہ اب اسی مین تائب ہو جا تو
کچھ بھی اگر ہے خوف شدید العقاب کا

حیرت یہ ہو کہ ہے تجھے انکار کس لئے
آئینہ بیکمال ہے اس کامیاب کا

کیوں اسقدر ہے تجھکو صداقت سے دشمنی
کیوں راہزن ہے تو رہ صدق و ثواب کا

کیوں گھر ہی مین تو نے ٹیڑھا بنین بنایا تو
کیوں خوف اڑ گیا تری دل سے عذاب کا

کیون وقف کذب ہوگئی ظالم تری زبان
کیون نبگیا عدو سخن با صواب کا

قہر خدا سے کیون نہین ڈرتا تو اے خبیث
کیون تیرے دل سے محو ہوا دن حساب کا

اتنی بھی تو تمیز نہین تجکو اے سفیہ
موقع سوال کا ہے کہ موقع جواب کا

عاقل پکار اٹھتے ہین سن کر ترا بیان
مجنون کی ہے یہ بڑ کہ اعادہ ہے خواب کا

اس پر تو بات بات مین کرتا ہے اعتراض
رہتا ہے منتظر بھی تو اسکے جواب کا

جو بات ہے وہ بہکی ہوئی ہے زبان پر
خطبی ہے تو کہ نشہ ہے تجکو شراب کا

حضرات کا قول کچھ ہے ترا اعتراض کچھ
کلھڑ یہ بول کا ہے وہ شیشہ شراب کا

مین تجھسے پوچھتا ہون تری ناک کیا ہوئی
جو اعتبار ہی نہین بوا گلاب کا

عمد سے گذر گئین تری بادہ سرائیان
کرتا نہین علاج دماغ خراب کا

گستاخیان بھی کس کے سمیع زبان کیساتھ
بدگو بھی کس کا مہدی عالی جناب کا

وہ مہر نیم روز ہے نادان ہوشیار
آتا ہے منہ پہ تھوکا ہوا آفتاب کا

لازم تجھے یہی ہے کہ تائب ہو دل سے
ورنہ ہدف بنے گا سہام عذاب کا

باز آ اس اپنی بادہ سرائی سے باز آ
یہ جا ملاہم اماہم مقدس آب کا

اک سمدی علاہم شتر لوتراب کا

قاسم پھر آج تیری اڑاتا ہے دھجیان
ہے حوصلہ تو قصد کر اس کے جواب کا

انجمنون وغیرہ کے انجام

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ زمانے کی انجمنوں اور مدرسوں کا حال بھی کچھ بیان کر دیا جاوے کیونکہ یہ بھی اصلاح مسلمانوں کے ذرائع ہیں۔ انکی کیفیت معلوم ہو جانیسے انجمنوں کی ربفارمری کی حقیقت بھی کھل جائیگی۔ اسکو بھی ہم اسی بیانات سے شروع کرینگے۔ سب سے بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور ہے۔ اس کے اندرونی حالات بہت کچھ اخباروں میں نکل چکے ہیں۔ تعلیم وغیرہ کے قضیے جو آخر عدالتوں تک پہنچے کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ اس کے متعلق تازہ بیان یہ ہے کہ

"انجمن حمایت اسلام میں جو اختلاف ہے اس کا یہ ہے کہ مسلمانوں کی پبلک جو بھی اصلاح طلب ہے انکے مصلح بھی اصلاح طلب ہیں۔ جو ضرورت کا خود احساس کیے ہیں انجمن کے متعلق مقدمہ بازی کی جاتی ہے کہ ہم کو انجمن میں کیوں نہیں لیتے۔ ہمارے مشورے کیوں نہیں لیتے۔ مگر واقعات یہ کہہ رہے ہیں کہ معاملہ اخلاص سے نکل کر جاہ و کرسی کی طلب تک پہنچ گیا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۶۳ پر)

اس سے آگے دہلی کے متعلق آپ کی تحقیق حسب ذیل ہے جو اسی مضمون میں ہے کہ

اس (انجمن) رونے کو ہم یہاں ہی چھوڑ کر دہلی پہنچتے ہیں

تو خوش بیان اس سے بھی زیادہ خرابی پاتے ہیں۔

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ زمانے کی انجمنوں اور مدرسوں کا حال بھی کچھ بیان کر دیا جاوے کیونکہ یہ بھی اصلاح مسلمانوں کے ذرائع ہیں۔ انکی کیفیت معلوم ہو جانیسے انجمنوں کی ربفارمری کی حقیقت بھی کھل جائیگی۔ اسکو بھی ہم اسی ترتیب سے شروع کرینگے۔ سب سے بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور ہے۔ اس کے اندرونی حالات بہت کچھ اخباروں میں نکل چکے ہیں۔ تعلیم وغیرہ کے قضیے جو آخر عدالتوں تک پہنچے کسی سے مخفی نہیں ہیں۔ اس کے متعلق تازہ بیان یہ ہے کہ

"اسکی انجمن حمایت اسلام میں جو اختلافات ہیں ہم ان کو بیان کرنا چاہتے۔ ہمارا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کی پبلک جو بھی اصلاح طلب ہو انکے مصالح بھی اصلاح طلب ہیں۔ ہم خود بھی اصلاح طلب ہیں۔ کانفرنس کیسبب سے انجمن کے متعلق متفرق بازی کا جو زور ہوا ہے اس نے یہ بتا دیا ہے کہ ہمارے ان کارکنوں کو جو انجمن کے متعلق ہیں مخالفانہ پروپیگنڈا سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہمیں کسی فریق سے ترش نہیں ہونا چاہیئے۔ گروہ بندیاں ہمکو بتا رہی ہیں کہ معاملہ اخلاص سے نکل کر ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ لہذا ہمارا خیال ہے کہ [illegible]

اس سے آگے دہلی کے متعلق آپ کی تحقیق حسب ذیل ہے جو اسی نمبر میں ہے کہ

"اس (انجمن کے) رونے کو ہم یہاں ہی چھوڑ کر دہلی پہنچتے ہیں تو افسوس بیان اس سے بھی زیادہ حزنیہ پاتے ہیں۔

مسلم لیگ کے جلسہ مین پر ایک پارٹی کے ممبر نے دعوت لیگ
نام کتاب شائع کی کتاب کیا ہے اچھی خاصی مسٹیریز آف دہلی
ہے دلی کے سربستہ رازون کا افشاء - اس کتاب مین دہلی کی
ڈھرہ بندیان اور خود غرضیان دکھاکر لیگ سے التماس کیگئی
ہے کہ ان پارٹیون مین مصالحت کرائے - لیکن ہمین سخت افسوس
افسوس ہوا کہ لیگ یا لیگ کے کسی ممبر نے اسطرف توجہ کی
واللہ اعلم کیون ایسا کیا - بلفظہ صفحہ مذکور
دار السلطنت لاہور و دار العلوم دہلی کی یہ حالت زار بیان کرنیکے بعد امرتسر
جس نتیجہ پر پہنچا اُس کو وہ الفاظ ذیل ظاہر کرتا ہے کہ
"ہم نے جو اس (لاہور و دہلی کے حالات) سے نتیجہ پایا وہ بالکل
صاف اور سیدھا مذہبی رنگ کا ہے کہ فرشتون نے جو بنی آدم
کے حق مین قیافہ سے کہا تھا - اتجعل فیہا من یفسد فیہا
حضور ایسے لوگون کو خلیفہ بناتے ہین جو دنگہ فساد کرینگے - خدا
رحم کرے اُن فرشتون پر اُن کا قول کیسا سچا نکلا کبھی
مذہبی رنگ مین ہے تو کبھی قومی حلیہ مین - کبھی ملکی بلوے مین
ہے تو کبھی ذاتی حسن مین - غرض ہر طرح جنگ و جدل ہی سے
ہین - ہم کسی کو کیا کہین جب ہم دیکھتے ہین کہ ہمارا مقدس
طبقہ علماء بھی اسی موذی کا شکار ہو رہا ہے

نامرداں رو بسوے صلح چون آرند ہم ترا
رو سوی فتنہ و پیکار دلیرانہ آورد

بلحظ صفحہ مذکور کالم آدم

ندوۃ العلماء

دہلی مین ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ اواخر مارچ ۱۹۱۱ء مین ہوا تو اسمین امرتسری شیطان بھی داخل تھا چنانچہ جو ریمارک ندوہ اور جلسہ پر اُس نے کئے ہین وہ اہل حدیث مورخہ ۱۵/۲۲ اپریل ۱۹۱۱ء سے ہدیہ ناظرین کرتے ہین +

ندوہ اپنے خیر خواہون کی قدر نہین جانتا - اس کے ہان قدر کے قابل وہی لوگ ہین جو خلاف اپنے ضمیر کے ندوہ کی تعریف کرین اور اُس کے عیب چھپاوین - مگر اہل حدیث ایسون مین نہین - مولنا شبلی باوجود صدر جلسہ نہ ہونیکے بعض اوقات صدر پر بھی حکمرانی کرتے تھے - یہی وجہ ہے کہ سلطان عبدالحمید کی طرح آپکے خلاف بھی یہ لوگ پارٹی بنا رہے ہین - جبکہ آپکے رسالہ الکلام نے اور بھی تقویت پہنچائی ہے - ندوہ کی بالیسی مین ندوہ نے مولوی سلیمان مدرس کو بھی پیش کر دیا جنکو پہلے کسی موقع پر ایام طالبعلمی مین پیش کیا گیا تھا - ندوہ کو مستقل مجلس علماء ہونیکا مدعی ہے - لیکن اہل دانش کے نزدیک اپنے استقلال پر قائم نہین (علیگڈھ) کانفرنس مین دستور ہے کہ جب کوئی قرآن مجید کی تلاوت کرے تو حاضرین کھڑے ہو جاتے ہین - ندوہ نے

بھی اس علیگڈھی (بدعت) پر خوب تبصرہ کیا کیا ندوہ کے علما
بتلا سکتے ہیں کہ اس میں اور مولود کے قیام میں کیا فرق ہے
نہایت افسوس ہے کہ علماء کی طبیعتوں سے اب اسلام کو
نقصان ہوتا رہا۔ ندوہ اس غرض سے قائم ہوا تھا کہ اہل اسلام
خصوصاً علماء اسلام کی اصلاح کریں تو کیا اب تک
تسلیم ہے کہ علمائے اسلام بگڑے ہوئے ہیں ندوہ کو
کی پیروی میں مادی ترقی چاہتا ہے لیکن ندوہ نے
اصحاب کرام کو اسوۂ حسنہ نہ بنایا دیگا اپنا اصلی منصب سے گر جائیگا
بلفظہٖ ملخصاً صفحہ ۱۰

شبلی شناسی

مولوی شبلی کے نام سے عموماً ناظرین واقف ہیں۔ یہ حضرت ندوۃ العلماء
کے حقدار ہیں۔ آج کل ان کی نزاع اخباری دنیا میں دباکیطرح پھیلی
ہوئی ہے۔ چنانچہ امرتسری صاحبان اپنے اہلحدیث مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۱۰ء
میں ان کے متعلق حسب ذیل بیان کرتا ہے۔

"اخباری دنیا میں یہ نزاع (شبلی اور حنفیلی پارٹی کی متنازعہ

اب نظر آئی ہے۔ مگر ہمیں اس کا علم برسوں سے ہے
ہم نے اس مخالفت کے وجوہات ظاہر جو پائے ہیں یہ
ہیں (۱) مولانا شبلی کے عقاید اہل سنت کے برخلاف
ہیں۔ (۲) مولانا شبلی احکام اسلامیہ حتیٰ کہ نماز روزہ
کے بھی پابند نہیں۔ (۳) مولانا شبلی کو اسلام
پر بھی اعتقاد اور ایمان نہیں (۴) مولانا
شبلی سے بدتر ہیں۔ ان کے علاوہ انتظامات پر
بھی کچھ اعتراضات ہیں۔ یہ الزامات ہیں۔ جو ارکان ندوہ
کی طرف سے مدت دراز سے ہمارے کانوں میں پہنچتے
رہے ہیں۔ یہ تو ہیں واقعات شنیدہ۔ اب ہم اپنی رویت
اور چشم دید علم بھی پیش کئے دیتے ہیں۔ ہمیں بہت دیر
تک تو کبھی مولانا شبلی سے مصاحبت کا موقعہ نہیں ملا۔
تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ وہ نماز روزہ کے پابند ہیں یا
نہیں۔ ہاں! جتنا موقعہ ملا۔ ہم نے ان کو اسی نوع
کا عالم پایا جس نوع کے عالم کی آج کل ضرورت ہے
معتقدات اور اعمال کا ہمیں علم نہیں۔ ایک وجہ شبلی کے
کام پر بھی اعتراض کی ہے۔ کہ شبلی کے اثر صحبت سے
طلباء میں اتباع سنت کا اثر نہیں۔ یہاں تک کہ خط میں
السلام علیکم کے بھی رواج دار نہیں۔ مولانا شبلی

نے ایک دفعہ مجھے خط لکھا۔ جسمیں سلام نہ تھا۔ میں نے اعتراض کیا۔ جواب میں دوسرا خط آیا۔ تو "السلام علیکم" تھا۔ خود ندوہ کے دفتر سے جو زیر اثر ایک دیندار مولوی سید عبدالحی کے مراسلات جاتے تھے۔ ان میں بھی۔ السلام علیکم نہ ہوتا تھا۔ مختصر یہ کہ ارکان ندوہ میں جو آجکل اختلاف ہے۔ بظاہر تو یہ دینداری پر مبنی ہے۔ آئندہ اس کا علم خدا کو ہے۔ ظاہر کے خلاف باطنی نیت کی تعیین کرنے سے ہمیں خوف لگتا ہے۔ بلفظہ ملخصاً صفحہ ۲۲ و ۲۳ اخبار اہلحدیث

اس اقتباس سے بلا دقت ندوۃ العلماء کے رکن اعظم کی بھی حقیقت معلوم ہو گئی۔ اور امرتسری خبیث نے بھی ان جملہ الزامات کی بنیاد دینداری پر قائم کی ہے۔ آگے اس سے انجمن ہدایۃ الاسلام ریلی کا حال بیان امرتسری دجال سن لیجئے جسکو اہلحدیث ۲۳ جنوری ۱۹۱۱ء نے ذیل درج کیا ہے

"انجمن ہدایت الاسلام تو اسی غرض کے لیئے قائم ہوئی ہے کہ ناواقف مسلمانوں کو واقف بنا دے۔ تو ہم نے اس کو بڑی خوشی سے لبیک کہا۔ مگر ہم کمال افسوس اور ہمدردی سے اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ کہ انجمن کے عہدہ دار صاحبان مقامات پر دورہ کرتے ہیں۔ جہاں پر چندہ کی امداد مل سکے انجمن کے متعلق ہمیں کئی ایک مخلصانہ شکایتیں ہیں۔ مگر خوف ہے

کہ کوئی صاحب بدگمانی سے ہماری شکایت کو معاندانہ اعتراض سمجھیں۔ اس لئے آجتک انکا اظہار نہیں ہوا۔ انجمن موصوف کا آرگن "الہدایت" عام اجازت دیگا۔ تو عرض کیا جائیگا

بلفظہٖ صفحہ ۲

ابو محمد و ابو المنصور

انجمن ہدایت الاسلام دہلی کے متعلق اخبارات میں بہت کچھ شکایت و بحا جائز شائع ہو چکے ہیں۔ لیکن امرتسری کی ہدایت اور تنبیہ کے لیئے اسی کے اخبار سے ثبوت دینا ضروری سمجھکر باقی کو نظر انداز کر دیا ہے۔ اس سے آگے سرپرست انجمن مولوی ابو محمد عبدالحق مفسر تفسیر حقانی کا ذکر خیر ملاحظہ ہو۔ دہلی میں بقیۃ السلف یہی بڑے مولوی ہیں۔ آپ نے جب تفسیر حقانی شائع کی تو حسب ذیل فتوے و تردید تفسیر صنعاء و بیگم بھوپال اعتماف جواب تفسیر حقانی و تبع گنج" نام سے شائع ہوئی جنمیں سے چند اقتباس ملاحظہ ہوں

چونکہ تفسیر حقانی کی عبارت سے مفسر کی سخت تو بے دینی اور دین اسلام کی کمال فضیحت ظاہر ہو مسلمانوں کو ضرور ہے کہ وہ جب حکم خدا اور رسول ایسا سخت کفر بکنے والے مفسر کا پتہ

مفسر تفسیر حقانی کے کفر پر خود تفسیر حقانی کی عبارت
فتوا ہے۔ کیونکہ جو اُسے دیکھیگا بے تحاشا
نفرین اس کی زبان پر جاری ہوگی۔ ہر ایمان دار
کو ضرور ہے۔ کہ وہ مفسر موصوف سے بعد المشرقین
اختیار کرے"

مولوی محمد یسین حنفی
دہلی

بلفظہٖ لمخصاً جواب تفسیر حقانی مطبوعہ نصرۃ المطالع
سنہ ۱۳۰۵ھ صفحہ ۲۹ و ۳۰

اذنوں تفسیر حقانی مصنفہ مولوی ابو محمد عبد الحق دہلوی میرا
رانگھڑ کر میں نے دیکھا۔ یہود و نصاریٰ اس تفسیر پر
قہقہہ لگاتے ہیں۔ اور مضحکوں میں اُڑاتے ہیں۔ رسالہ جواب
تفسیر حقانی کے جسمیں اس کے کفریات ظاہر کیئے گئے ہیں
کسی ایک بات کی بھی تردید نہ کر سکنے سے ابتک لوگ
مفسر کو بے لیاقت جانتے تھے۔ مگر گالیاں بکنے اور
بپٹسٹ مشن کا کرسٹان بن جانیسے سب نے جانا کہ
وہ کمینہ اور بدمعاش بھی ہے۔

بلفظہٖ لمخصاً ریویو تفسیر حقانی مشمولہ پنج گنج ص ۱۰۷
از مولوی جمیل احمد حنفی

حاجی حکیم مولانا مدار الحسن صاحب کا ایک خط ریویو مذکور کے صفحہ ۸ پر بنام

مولوی ابوالمنصور دہلوی بالفاظ فارسی درج ہے۔ اسمیں مولنا حکیم وحاجی صاحب موصوف اپنے اخلاق فاضلہ کو ان الفاظ میں رقم فرماتے ہیں۔

"مخدومنا ابوالمنصور لاریب مصنف تفسیر حقانی را مانیخولیا مرافیست اگر چشم بود سے بحمد از دفتر کوب باشد سے

بلفظہ عن موضع الحاجۃ

مولوی نورالہدیٰ صاحب حنفی کی شہادت مولوی عبدالحق بنقتیر کے متعلق مولوی ابوالمنصور راجپوتانہ کے اسٹیشن ہیڈ باہیں وقت نقل کرتے ہیں۔ کہ

"حضرت مولانا نورالہدیٰ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اینٹی زبانیو سے اس رانگھڑ بارلگام کے منہ میں کیڑے پڑجائینگے۔ اور بُری موت مریگا۔ اس کی لیاقت کفریات تفسیر حقانی سے اور اس کی اصالت گالیاں بکنے سے سب پر کھل گئی۔ ایسا بدمعاش جو ابھی سر عدالت جہان بحلف کہنا پڑتا ہے جورو کے نکاح اور اپنی تحریر سے بر ملا انکار کر گیا۔ اور آخر کو اسی جورو کے مہر[1] وغیرہ میں تین سو روپیہ ادا کئے۔"

بلفظہ حاشیہ یو یو تفسیر حقانی مشمولہ

یہ ہیں! نافہم ان علمائے حال اور ان کی انجمنیں۔ اور انجمنوں کے سرپرست اور مفسر وغیرہ اس کے آگے مفسر حقانی کا فتوے بھی مولوی ابوالمنصور

[1] مفسر حقانی کے ایک مقدمے کی طرف اشارہ ہے۔ احمدی

کے حق میں ملاحظہ فرمالیں۔ ابو المنصور دہلی میں امام فن مناظرہ اہل کتاب
کے خطاب سے مشہور تھے اور ردّ نصاریٰ میں کئی تصانیف شائع
کر کے فوت ہو چکے ہیں۔ انہی کی کوشش سے جواب تفسیر حقانی و پنج گنج
وغیرہ مرتب ہو کر شائع ہوا۔ اس لیئے حقانی قوت انتقامیہ بحسب دل
فتوے ان پر جڑا۔ تاکہ عوض معوض گلہ نداردو الامعاملہ پورا رہے
عبرت کا ماجرا ہے بڑے تاسف کی جا ہے۔ کہ میاں
ابو المنصور صاحب جو دائی پور کے موسس تھے۔ ابتداءً
لکھنؤ میں شیعہ نالی بنکر تبرہ میں ایک رسالہ بھی لکھ چکے
ہیں۔ اور پھر فرخ آباد مشن میں کرسٹان ہوئے
پھر معذرت و فرزند الہ آباد میں مسلمان ہوئے پھر مخدوم کیا
پھر امانت عسکری ملازم ہوئے۔ وہاں سے دہلی آکر یاوری
و نشر صاحب سے دس روپیہ ماہوار پانے رہے پھر کسی
جنتی مصلحت سے مسلمانوں سے مکرر امت کے مدعی
ہوئے۔ یہ شخص گو جاہل اور محض بے لیاقت اسلام میں
کوئی جزئی سا لفظ اسلام سے اپنے منہ میاں مٹھو شہرت
پا چکا ہے۔ یہ شخص علاوہ جاہل محض ہونے کے نیچر فطرتی معلوم
ہوتا ہے۔ پیرایۂ اسلام میں اپنا کام کرنا چاہتا ہے۔ مسلمان
کرسٹان سے بچنا چاہیئے۔

بلفظہ تجدد نحاجتہ اعلان لاہل الایمان مشتمل تتمہ تنبیہ

اس قضیۂ اخفاء کو بھی ثنائی انصاف پر چھوڑ کر آگے اہلحدیث کی نمونتاً چند کذب بیانیاں پیش کر کے مضمون علمائے خلف کو ختم کر دیتے ہیں

اہلِ حدیث کی کذب بیانیاں

تا نزل دروغگویاں بہ لعنت خدا کی ہے
باور نہ ہو وے جسکو وہ قرآن دیکھ لے

امرتسری کاذب نے ایک انجمن قائم کی اور اس کا نام انجمن صادقین رکھا۔ اور اُسکی غرض یہ بتائی کہ مسلمان میرے سامنے سچ بولنے کا عہد کریں بظاہر تو یہ کام معمولی شہرت حاصل کرنیکے لئے اُس نے خاصہ سوچا ہے۔ لیکن احمدی جبکہ اسکو کاذب ثابت کر دینے کا ذمہ لے چکا ہے پھر بھلا کہیں کاذب بھی انجمن صادقین کا سکرٹری بن سکتا ہے اور جسکے کاذب و خائن ہونے پر اُسی کے ہم مذہب اُستاد و بزرگ گواہی دیں۔ جیسا کہ ہم بٹالوی و وزیرآبادی و غزنوی و مولویوں کی شہادتیں اُسکے متعلق رسالہ میں نقل کر چکے ہیں۔ کیا وہ صادق ہونیکا دعویٰ کرنیمیں کاذب نہیں ہے ہے اور ضرور ہے۔ پس ؎

غیر ممکن ہے کہ کاذب صادقوں میں ہو شمار
کیا کبھی دیکھا ہی روشن تمنی بے روغن چراغ

لہذا امرتسری کذاب کا انجمن صادقین بنانا۔ دنیا کو فریب میں پھنسانا۔ اور جھوٹے طور پر کُونُوا مَعَ الصَّادِقِیْنَ کا اپنے آپ کو مورد قرار دینا ہے

معزز ناظرین اگر آپ امرتسری خبیث ایڈیٹر اہلحدیث کے کاذب ہونے پر گذشتہ شہادتوں کو جو اُسکے بزرگان کی ہیں مطور نائید سمجھیں اور خود اسکا اقبال اُسکے کاذب ہونے پر سننا چاہیں تو خدا کے فضل سے احمدی کے پاس وہ بھی موجود ہے۔ لیجئے ملاحظہ فرمایئے جسکی تفصیل یہ ہے کہ بدر جنوری ۱۹۰۶ء میں حضور مغفور مسیح موعود علیہ السلام کی ایک تقریر شائع ہوئی تھی جسمیں ایک شخص کی غلط فہمی دور احمدی و غیر احمدی میں فرق کے متعلق بتایا گیا تھا کہ یہ فرق احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہیں مگر انجمن صادقین کے سکرٹر کذاب اکبر نے حضرت اقدس کی جوابی تقریر کو چھوڑ غیر کے قول کو ہی حضرت مسیح موعود کا قول قرار دیکر بجیائی سے اُسپر زیر عنوان "کرشن قادیانی سے ہمارا فیصلہ شد" مندرجہ ذیل نوٹ ۹ فروری ۱۹۰۶ء کے اہلحدیث میں شائع کر دیا کہ آج ہم ناظرین کو خوشخبری سناتے ہیں کہ مرزا صاحب "کرشن قادیانی" کو اتنی مدت خفا رہے ہیں لیکن اب مدت کے خوف سے سیدھے ہو گئے ہیں۔ آپ نے ۲۷ دسمبر کے روزنامچہ کے بیچ میں لکھ دیا ہے وہ قادیانی اشتہار بدر ۴ جنوری ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ آپ نے اسمیں احمدی اور غیر احمدی میں فرق بتاتے ہوئے فرمایا ہے کہ۔ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے اسکے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ (احمدی) وفات مسیح کے قائل ہیں اور وہ (غیر احمدی) لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں اور بس باقی سب عملی حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور

وہی ہے" لو صاحب کوہ کندن و کاہ برآوردن پورا ہو گیا۔
ہم چاہتے تو اچھے طرح ثابت کرتے کہ آپ نے اس بیان میں کہاں تک
راستی سے کام لیا ہے اور اس حصر کر نہیں آپ نے کہاں تک سچ
بولا ہے۔ لیکن چونکہ آپ بخوف موت مصالحت کیطرف جھکے
ہیں اس لئے ہمیں بھی اس کرید کرنے سے کیا مطلب۔ اب اگر
آپکا ہمارا اتنا ہی فرق ہے تو یہ کیا فرق ہے؟ پس مہربانی کر کے
اپنا غصہ پی جائیے اور اپنے قدیمی دوستوں سے گلوگیر ہو جائیے
۔ مرزا یعقوب۔ کرشن پتھیوا تو بڈھے میاں نے فیصلہ کر دیا ہے
اور تمہیں کوئی مزید ڈگری نہ دی۔ بلفظہ عن موضع الحاجۃ اہلحدیث صفحہ ۳ و ۴
یہ عبارت کسی شرح کی محتاج نہیں۔ بالصراحت اسمیں کہا گیا ہے کہ مرزا صاحب
نے احمدی وغیر احمدی میں صرف افراد ارتکاب وفات مسیح کا فرق بتایا ہے دگر
ہیچ چنانچہ بدر کی عبارت کو بھی امرتسری نے اس نوٹ میں نقل کیا ہے۔
جسپر بھی کچھ خط دیدیا ہے۔ اسمیں کوئی ایچ پیچ نہیں۔ کوئی پیچیدگی نہیں
صاف الفاظ میں اسکو مصالحت کیطرف جھکنا بتایا گیا ہے اور اس حصر
کو بیکدرو دروغ بیانی وغیرہ کہا گیا ہے اور مرزائیوں کو اس فیصلہ کیطرف
توجہ دلائی گئی ہے کہ دیکھو بڈھے میاں نے تمہیں کوئی ڈگری نہیں دی
اور تمہیں آپ انجمن حمایت مسلمین کے کاغذ پر بھی کاذب یاد رکھیں اور ذیل میں
یہ سب مضمون کو پھر یہ کذب بیانی امرتسری نے از راہ بے ایمانی لکھا ہے
والعیاذ باللہ منہ۔

وہ تقریر حضرت مسیح موعود ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء - امیونٹی میری
طبیعت علیل ہے اور زیادہ بول نہیں سکتا - ایک ضروری وجہ سے
چند کلمات بیان کرتا ہوں کل میں نے سنا تھا کہ ایک
شخص نے کہا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگوں میں سوائے
اسکے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اور
وہ لوگ وفات مسیح کے قائل نہیں ہیں اور بس باقی سب عملی
حالت مثلاً نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج وہی ہے - سو سمجھنا
چاہیئے کہ یہ بات صحیح نہیں کہ میرا دنیا میں آنا صرف حیات
مسیح کی غلطی کو دور کرنے کے واسطے ہے - اگر مسلمانوں کے
درمیان صرف یہی ایک غلطی ہوتی تو اتنے کیوں ضرورت
تھی کہ ایک شخص خاص مبعوث کیا جاتا اور ایک جماعت الگ
بنائی جاتی اور ایک شور بپا کیا جاتا -

بلفظہ بقدر الحاجۃ بدر مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۶ء صفحہ ۳ کالم اول.

کذاب امرتسری کی تکذیب کیلئے اصل تقریر مندرجہ بالا ہی کافی ہے اس سے زیادہ
کسی دلیل کی ضرورت نہیں ہر مذہب و ملت کا انسان مضمون مندرجہ بالا
کو پڑھکر جب خبیث امرتسری کی تحریر اہلحدیث مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۶ء والی
سنیے گا تو صدق دل سے اُسپر لعنت بھیجیگا - کہ ایسے نام کے مولوی بھی دنیا میں
موجود ہیں جو مخالف کے ذمہ بہتان صریح لگاتے ہوئے ذرا نہیں جھجکتے اور
سیاہ جھوٹ بول کر بھی انجمن صادقین کے خود بخود بانی اور سکرٹری بن جاتے ہیں

ہم امرتسری سے پوچھتے ہیں کہ یہودیوں کے حق میں جو قرآن مجید نے یحرفون الکلم عن مواضعہ فرمایا ہے تیری تحریف اُن سے بڑھکر ہے یا کم یا برابر؟ اگر تو انجمن صادقین کا سکرٹری ہے تو سچ بول کر بتا دے کہ یہودیوں سے تیری مماثلت نعل بالنعل ہو گئی یا نہیں؟ ناظرین آپ تعجب کرتے ہونگے کہ اس اشر الناس نے کیوں اتنا جھوٹ بولا اور کیوں روسیاہی حاصل کی ہے یا شاید آپ میں سے کسی کا اگر یہ خیال ہو کہ شعال کی غیر حاضری میں کسی سگ گزیدہ نے بحیثیت نائب ایڈیٹر ہونیکے ایسا لکھدیا ہو اور ایڈیٹر صاحب کو اسکا علم ہی نہ ہو تو اُنکے خیال کی تردید میں ہم خناس امرتسری کا اس کذب بیانی کے جرم سے اقبال پیش کر دیتے ہیں تاکہ پھر کوئی حائلت منتظرہ باقی ہی نہ رہے سُنیئے۔ جب کاذب مذکور کو اپنا کذب ظاہر ہونا معلوم ہوا تو انجمن کاذبین میں بڑے سوچ بچار کے بعد ایک ریزولیشن پاس کر کے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۰۶ء میں بالفاظ ذیل شائع کیا کہ۔

"مرزا صاحب قادیانی سے فیصلہ ہونیکے متعلق گذشتہ پرچہ میں ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا اسکے متعلق **ایک راز افشا کرنا باقی ہے** مگر قادیانی اخبار بدر کا مضمون دیکھکر ہم لکھینگے ناظرین ذرا صبر کریں" بلفظہ صفحہ ۹ کالم اول

مجرم کا جُرم سے اقبال

دیکھیئے امرتسری کی چالاکی کہ جس دروغ سے ۹ فروری کے اخبار میں اپنے اعمال نامہ کو سیاہ کر چکا ہے اب اس کو فروغ دینے کیلئے بغلیں جھانکتا ہوا ناظرین سے ایک راز کے افشاء کا دعوہ کر کے صبر کھاتا ہے۔ مگر اسمیں جو راز افشاء کیا وہ اپنا ہی راز نکلا کہ کذب بیانی کے جرم سے خود ہی اقبال کر لیا۔ اس سے امرتسری کو واقعی حسب اقرار خود روسیاہ اپرالوفا بنا پڑا دیکھیئے اہلحدیث مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۰ء صفحہ ۳ کالم دوم جہاں یہی نام اس بیحیا نے اپنا تجویز کیا ہے سو خدا نے اسکو اسم با مسمیٰ ہی کر دکھلایا آپ ذرا متوجہ ہو کر سنیں کیونکہ اب ثنائی راز کا افشاء اور امرتسری ہرزہ درا کا موتھ سیاہ ہوتا ہے۔ بدر کے صادق ایڈیٹر سلمہ الرحمٰن نے جب ۱۶ فروری ۱۱ء کے بدر میں کاذب مذکور کا کذب ظاہر کیا تو دو ہفتہ بعد ۹ مارچ ۱۱ء کے اہلحدیث میں مندرجہ ذیل جواب امرتسری کذاب نے دیا جو کہ زگناہ بدتر از گناہ کا پورا مصداق ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے کہ

"گرشن قادیانی سے فیصلہ اور سکاچال"

۹ فروری کے پرچہ (اہلحدیث) میں عنوان بالا پر کچھ لکھا گیا تھا جسکے متعلق قادیانی اخبار بدر نے اعتراض کیا ہے کہ یہ تقریر میرزا صاحب کی نہیں بلکہ کسی دوسرے کا منقولہ ہے۔ چنانچہ اس سے پہلے یہ الفاظ ہیں مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ کل میں نے سنا تھا کہ ایک شخص نے کہا تھا کہ اس فرقہ میں اور دوسرے لوگ نہیں

سوائے اس کے کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفات مسیح کے قائل
ہیں ہم مانتے ہیں۔ کہ یہ کلام دراصل اسی طرح
بلفظہ الہامیہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۳ و ۴
ذرا اس تحریر پر اس تیسری خناس کی اشتباہ حواس تو ملاحظہ فرمائیے کہ اپنے
کذب صریح و دروغ قبیح کو چھپانے اور صادق مصدوق پر جان چھڑانے
کی غرض سے جھوٹ پر جھوٹ بولتا ہے۔ مگر چال کیا ہے۔ کہ جھوٹا سچے
کو پچھاڑا سکے۔ دیکھئے تو سہی ؎
بے تحاشا کھسنا ہے گھر کر یہ کیا بات عجب۔
جھوٹ کا اپنے تو خود کرتا ہے اقرار بایں
باز پرسی پادری سے ہوئی وہ خشک لب
عاجز آیا تو سراپا ہو اٹھا نار غضب
ایک بھی چوٹ کو لوگا نہ سکا بھاگ گیا
للہ الحمد کہ خناس کا کھڑاگ گیا
او سچ پیوا دیکھو تمہارا ایڈیٹر اور مولوی اپنے قلم سے اقرار کر رہا ہے
کہ ہاں میں نے دانستہ اور عمداً اخلاف واقعہ کیا اور سراسر جھوٹ ہی
لکھا کہو اب اس کاذب مفتری کی کیا سزا ہے؟ اور بتاؤ کہ یہ انجمن
صادقین کی سکتری شپ کے قابل ہے یا انجمن کاذبین کا پیشرو؟
اور تمہیں حق ہے یا نہیں کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین کہیں۔ للہ کم از کم
تو ڈوب مرو۔ کیونکہ تمہیں یا مجھ سے تو کم سے کم شرم سے متعلق ہو۔

امرتسری استشہار

سُن امرتسری کا ذب "مذہبی اختلاف ہوتا چلا آیا ہے اور ہوگا مگر مذہب کی حمایت میں جھوٹ بولنے والا وحال سے خالی نہیں ہوتا یا تو اسکا مذہب ہی اسکو ہدایت کرتا ہے کہ جھوٹ بولنا جائز ہے یا وہ شخص (کاذب) عملی طور پر دکھاتا ہے کہ میں جس مذہب کی حمایت میں ایسا کر رہا ہوں۔ باوجودیکہ اس میں دروغ کو بے فروغ کہا گیا ہے لیکن میں عملی طور پر دکھاتا ہوں۔ کہ میں اس مذہب کا پابند نہیں۔ یہ دو نتیجے ایسے ہیں۔ کہ ذرا سی عقل والے کو بھی ان کی صحت میں شک نہ ہوگا۔"

بلفظہٖ اہلحدیث مورخہ ۲۵ مارچ ۱۱ء صفحہ اول کالم ۱

یہ تیرا اپنا مسلمہ اصول ہے اس کے مطابق اب بتا کہ ان دونوں نتیجوں میں سے تیری کذب بیانی کس کے ماتحت ہے؟ کیا تیرا مذہب تجھکو اجازت دیتا ہے کہ جھوٹ بول۔ یا تو اپنے عمل سے دکھاتا ہے کہ تو لامذہب ہے ؎

ہاں ہوش کر کے دیجئے اس کا جواب آج
اہلحدیث کی ابھی جاتی ہے ورنہ لاج

جھوٹی جھوٹی جب

دروغگوئی کا جرم تو باقرار مجرم ثابت ہو گیا۔ اب دروغگوئی کی وجہ موجہ بھی سنئے جو بعد اقبال جرم حماقت مآب امرتسری کذاب نے بتائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔ کہ

"ہم نے کیوں اس کو مرزا صاحب کی طرف نسبت کیا؟ آگے دو وجہ ہیں۔ ایک تو یہ کہ ثابت ہو۔ کہ مرزا صاحب کے مرید خاصکر ایڈیٹران اخبار مرزا صاحب کے کہانتک پابند احکام ہیں۔ گذشتہ اپریل کی ۱۰ تاریخ کو الحکم میں لکھا گیا تھا کہ

حضرت حجۃ اللہ (مرزا) نے حکم دیا کہ اہل حدیث وغیرہ کے جواب مت دیا کرو۔ اس لیے ہم آئندہ اہل حدیث کا جواب کبھی نہیں دینگے شاباش ہے۔ الحکم کے ایڈیٹر کو کہ اس نے آجتک گیارہ ماہ میں خود تو اہلحدیث کی نسبت کچھ نہیں لکھا۔ مگر افسوس کہ بدر صاحب اسمیں کامیاب ہوئے ۱۶ فروری کے پرچہ میں اہلحدیث کے جواب کیطرف آخر صفحہ پر توجہ ہوئے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ مرزا صاحب کے دل سے پورے تابعدار اور منقاد نہیں۔"

بلفظہ اہلحدیث ۹۔ مارچ سنہ صفحہ ۳ کالم اول

ماشاء اللہ اس نادر توجیہ پر تو جسقدر بھی غیر مقلد بغلیں بجائیں بجا ہے۔ اور جسقدر بھی اپنے پیر کی رخ مولوی کے قربان جائیں۔ روا ہے۔ آن ترا ابن سبا اور نجدی کی روح بھی اپنے خلف الرشید کی تقریر اور فاضلانہ تحریر پر تڑپ پر نازان و فرحان ہو ہو کر اچھل رہی ہوگی یہ بات تو یہود یوں کے

باپ کو بھی نہ سوجھتی جو اُسکے روحانی فرزند نے آج چودھویں صدی میں دکھائی
الضاد تو یہ چاہتا ہے۔ کہ فرقہ محمدیہ بابیہ اس یادگار سلف فخر خلف کو
معلم الملکوت کا خطاب دیکر شیاطین میں منادی کرادیں کہ آئندہ بجائے
رحیم کے یہ تمہارا اُستاد واجب التعظیم ہے۔ بھلا کوئی اس مجلد دانش
سے پوچھے۔ کہ او نابکار! کیا قرآن مجید میں۔ یا کسی حدیث میں تو نے یہ
سُنا اور دیکھا ہے۔ کہ پرائی پرشگونی میں اپنی ناک کھٹائی
بجائے ہے؟ اور دوسروں کی منقادی اور تابعداری معاہم کرنے کے لئے
ہر ایک بے ایمانی روا ہے۔ بول تو سہی ؎

جواب صحیح صادق لکھا کاذب یہ کیوں لیا؟
کہ جسکو دیکھ کر شیطان بھی لاحول پڑھتا ہے

پیارے ناظرین! آپ نے سن لیا۔ کہ امرتسری بدانجام یہ تو مان گیا۔ کہ
بدر والا مضمون سچ ہے۔ اور اہلحدیث نے جھوٹ لکھا ہے۔ مگر وہ جھوٹ
کیوں لکھا سہواً یا عمداً؟ نہایت شرح سے بیان کرتا ہے۔ کہ سہواً
نہیں قصداً ہم نے مرزا صاحب کیطرف اس کو منسوب کیا ہے۔ تاکہ
میزان مرزا صاحب کی آنالیش کریں۔ اب اس نامعقول وجہ کے متعلق
ہمارا جواب ملاحظہ فرمائیے۔

ذرہ بگور حافظہ نباشد

۱۔ اسی بد اعمال ثانی دجّال نے اپنے اخبار الحدیث مورخہ ۵ اپریل ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۱ میں زیر عنوان "یکم اپریل کو جھوٹ" مرزا جی کے اپریل فول پر بحث کرتے ہوئے حسب ذیل حدیث کو نقل کرکے ہر قسم کے جھوٹ سے حماقت پر استدلال کیا ہے۔

"وہ حدیث شریف میں سرور کائنات نے فرمایا ہے کہ یہ مسلم الکذب جداً کو کاذب ہزار یعنی جھوٹ نہ نشدے نہ ہنسی سے کسی طرح بھی جائز نہیں"

بلفظہٖ عن موضح الحاجۃ صفحہ ۶ کالم اوّل

کیوں جی مہاشہ ثناء اللہ! حدیث میں تو ہر طرح سے جھوٹ بولنے کی ممانعت ہے۔ اور قصداً جھوٹ بولنا ناجائز ہے۔ پھر تمنے کس حدیث پر عمل کرکے قصداً جھوٹ بولا۔ یا قرآن کی کوئی آیت تفسیر کرتے ہوئے ایسی ہاتھ لگ گئی ہے۔ جسکا مدعا یہ ہو کہ دوسروں کا ایمان پر کہنے کے لئے پہلے اپنا ایمان برباد کر دیا کرو۔ یہ ممکن نہیں کہ آپ نے بغیر سند حدیث و قرآن کے ایسا مبارک اور نیک عمل کیا ہو کیونکہ جس احباب میں تمہاری یہ کارستانی ہے۔ اس کی پیشانی پر یہ شعر درج ہے۔ جو اہلحدیث کا مذہب بتایا جاتا ہے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ برجاں مسلم داشتن

اس لیئے ضرور کوئی نہ کوئی حیلہ تو بنا رکھا ہوگا؟ اگرچہ اس صفحہ اہلحدیث کی پیشانی پر دوسرا شعر یہ ہے کہ

ما اہل حدیثم و دغا را نہ شناسیم صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

ہمیں تو تمہاری اس بے ایمانی پر رہ رہ کے افسوس آتا ہے۔ کہ ایک صادق کی مخالفت اور ضد و تعصب سے صداقت کے انکار نے تمہاری فطرت کو بالکل مسخ کر دیا۔ کہ لعنتوں کی بارانی جو رات دن تم پر ہو رہی ہے۔ اسکا احساس تک نہیں ہوتا۔ خود سوچکر دیکھو۔ کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے تمنے کسقدر لگاتار جھوٹ بولنے شروع کر دیئے!!

پہلا جھوٹ

تو یہ بولا کہ مرزا صاحب کی طرف غیر کے کلام کو منسوب کر کے۔ اس پر بطور تفسیح ۔ فروری ۱۹۰۶ء کے اخبار میں بہت کچھ لکھ مارا۔

دوسرا جھوٹ

پہلے جھوٹ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے یہ بول دیا۔ کہ مرزا صاحب کے مریدوں اور ایڈیٹران اخبار کی آزمائش کے لئے کہ کہاں تک وہ مرزا صاحب کے پابند احکام ہیں۔ ہم نے یہ جھوٹ لکھا ہے۔ حالانکہ علاوہ خلاف قرآن و حدیث ہونے کے تمہاری کرتوت کی واقعات سے بھی تردید ہوتی ہے دیکھو اپنے اعمالنامہ صورخہ ۱۳ جون ۱۹۱۱ء کا حسب ذیل مضمون)!

"قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی۔ ہمارے ظریف آگاہ ہونگے کہ کرشن جی مہاراج صرف سے ۱۰ اپریل کے احکام اپنے ایڈیٹروں

اور مربیوں کو اہلحدیث وغیرہ مخالفین کے جواب دینے سے روک دیا تھا۔ اس پر قدیمی فرمانبردار ۔۔۔۔۔ الحکم نے لکھا تھا کہ اہل حدیث ہو۔ یا کوئی اور اخبار جو اس مسئلہ حالیہ پر اعتراض کرتا ہے۔ میں اس کو مخاطب نہ کرونگا آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا ہے۔ لیکن افسوس کہ ایڈیٹر الحکم نے اس عہد واثق کو نباہا تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۰۔ مئی کے الحکم میں پیسہ اخبار کو جوابات دیئے گئے۔ اخبار وطن کے ایک مضمون کا جواب دیا۔ ۲۴ مئی صفحہ ۱۱۔ پر پیسہ اور پرکاش کو جواب دینے کی کوشش کی۔ غرض اسیطرح کئی ایک مخالفوں کو جوابات دیئے میں صفحات میں لکھے ہیں۔"

بلفظہٖ ملخصًا اہلحدیث ۲۳ جون ۱۹۱۱ء صفحہ ۱ و ۲

کیوں جی مولوی فاضل! جو وجہ تم نے جھوٹ بولنے کی آج بتلائی ہے وہ تو مندرجہ صدر اقتباس سے بالکل اڑ گئی۔ کیونکہ یہ آزمائش۔ تو تم جون میں ہی کر چکے تھے۔ کہ الحکم کا ایڈیٹر اور دیگر مریدان مرزا صاحب تمہاری تحقیقات تحقیق کی رو سے مرزا صاحب کے پابند نہیں ہیں۔ پھر اس جھوٹ کی بنیاد پر منہ لال کی ضرورت کیا پڑی؟ اگر کچھ کہ ایڈیٹر صاحب بدر سلمہٗ کی آزمائش کرنے کو یہ جھوٹ بولتا تھا۔ تو یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ ایڈیٹر صاحب بدر بھی ۱۸ مئی ۱۹۱۱ء میں زیر بحث "اہلحدیث کا نمونہ" تمہارے خلاف لکھ چکے تھے۔ لہٰذا یہ عذر بھی صحیح

نہ رہا۔ اگر کہو کہ دیگر مریدان مرزا صاحب کا حال معلوم کرنے کو کہ وہ بھی احکام مرزا صاحب کے پابند ہیں یا نہیں؟ تو یہ بھی نامناسب ہے کیونکہ ۹۔ مارچ ۱۹۱۰ء کے اسی دروغ آمیز مضمون میں خود مان چکے ہو کہ

"شائع ہے۔ الحکم کے ایڈیٹر کو اس نے آجتک گیارہ ماہ میں خود تو اہلحدیث کی نسبت کچھ نہیں لکھا۔ گو اتنا تو اس نے بھی کیا۔ کہ کسی ایرے غیرے نامہ نگار کا مضمون اہل حدیث کے برخلاف درج کر دیا" صفحہ ۳ کالم اوّل

ان ایرے غیرے نامہ نگاروں کے نام یہ ہیں۔ حضرت مخدوم الملت مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۵ء کے الحکم میں تمہارے قوت بازو سیالکوٹی میرحی کو "کفر بالرسول کی حیرت انگیز سزا" دیکر ایک اہل حدیث کی ہمدردی کی۔ پھر ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء کے الحکم میں فخر قوم خواجہ کمال الدین صاحب۔ بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نے خواجہ غلام الثقلین شیعہ کو بچا دکھایا۔ پھر ۱۰۔ جولائی کے الحکم میں تمہارے برونا پک لاہوری شیعہ کو مخدوم الملت مرحوم نے ایسا پچھاڑا کہ دوبارہ اس خناس نے سر نہیں اُبھارا۔ خود ایڈیٹر صاحب الحکم نے ۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں تم پر لعنت بھیجکر تمہارا جواب دیا جس سے تمہارا یہ لکھنا بھی کذب ثابت ہوا کہ "ایڈیٹر الحکم نے گیارہ ماہ میں خود تو اہلحدیث کی نسبت کچھ نہیں لکھا۔ دیکھ او شیطان! ہم نے بفضل الٰہی یہ دکھلا دیا۔ کہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء سے لے اعلان الحکم کے بعد اور تیری شیطنت

مندرجہ الحدیث ۹۔ فروری ۱۹۱۱ء والی پیش بدر والحکم و دیگر اکابرین سلسلہ نے نہ صرف مخالفین سلسلہ کے ہی جوابات دیئے۔ بلکہ خود تیری پردہ دری بھی کی۔ علاوہ ازیں جبکہ تو "قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی" والے مضمون میں پہلے معلوم کر چکا تھا۔ کہ مریدان مرزا صاحب بزبان ثنائی پابند احکام مرسل نہیں ہیں۔ تو پھر یہ وجہ جھوٹ بولنے پر آمادہ ہونیکی تو نے کیوں قرار دی؟ اور واضح رہے کہ اس جگہ میں صرف تیرا کذب ہونا تیرے ہی پیش کردہ دلائل و واقعات و مسلمات سے ثابت کرتا ہے۔ اس امر کا جواب کہ آیا ایڈیٹر ان اخبار سلسلہ و مریدان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام آپ کے احکام کے پابند ہیں یا نہیں؟ اور ان کو ایسے خیالوں کے جواب دینے ضرور تھے یا نہیں؟ اور کیا وہ مخالفین کے جوابات ضروری دینے سے دول حکمی آقائے نامدار کے مرتکب ہوئے؟ اپنے محل پر انشاء اللہ دیا جائے گا یہاں پر ایک معمولی سی ضرب جیسا منہ ویسی چپیڑ لگا دیتے ہیں۔ اس کو سہلا نا رہ اور ضرب شدید کا انتظار کر۔ شن! اگر یہ قول کاذب۔ مریدان حضرت مسیح علیہ السلام نے خلاف منشاء حضور مغفور بھی کیا ہے۔ تو ان کے فعل کو پیش کرنا اپنی ہی پردہ دری اور بے ایمانی کا اقرار کرنا ہے۔ دیکھ اپنا اصول مندرجہ ذیل جس سے تیری ذلت و خواری ظاہر ہے۔

"وہ جو شخص کسی مذہب پر اعتراض کرتے ہوئے۔ اہل مذہب کی کمزوری اور بد اخلاقی کو پیش کرتا ہے۔ اس جیسا دوسرا

کوئی بددیانت دنیا میں نہ ہوگا۔ گو ایسا بددیانت اور بے ایمان ناواقفوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی کوشش کرتا ہے۔ بلکہ ایک حد تک کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اہل بصیرت کی نگاہ میں وہ ذلیل و خوار ہے۔"

بلفظہٖ بقدر الحاجۃ جنگ اسلام صفحہ ۶ ۷

بول او ذلیل و خوار امرتسری نابکار! کہ تو نے اہل مذہب کی کمزوری کو پیشکر کے بقول خود بددیانتی کی یا نہیں؟ اب دوسرا جواب سن کہ اگر صحابہ رضی اللہ عنہم و خود علیہ السلام سے واقعی ہی کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ تو جائے تعجب نہیں۔ کیونکہ صحابہ رضؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وقوع غلطی ثابت ہے پڑھ! اپنی تفسیر اردو کا حاشیہ ذیل کہ

"صحابہ سے ایک موقعہ پر بوجہ غلطی کے یہ حکم رجب میں (جو حرام کا مہینہ تھا) جنگ واقع ہوئی۔ اس پر مشرکین عرب نے آنحضرت اور آپ کے صحابہ پر (امرتسری شریر کیطرح۔ ناقل) طعن کرنے شروع کئے۔ کیونکہ ان مہینوں میں لڑنا پہلے سے منع چلا آیا تھا۔ اور عرب میں دستور عام تھا۔"

بلفظہٖ تفسیر ثنائی جلد اول مطبوعہ بار دوم کا حاشیہ صفحہ ۱۰۰

آگے پھر دیکھ اپنی اسی تفسیر کا حاشیہ جلد دوم کہ

"حضرت اقدس نے جنگ احد میں ایک پہاڑ کے درہ پر چند آدمی مقرر کئے تھے۔ اور ان سے فرما دیا تھا۔ کہ ہماری

فتح ہو یا شکست تم نے اس جگہ کو نہ چھوڑنا جب
انہوں نے دیکھا۔ کہ مسلمان غالب آگئے۔ اب تو ہمارا یہاں
ٹھہرنا فضول ہے۔ ہر چند کہ ان کے سردار نے سمجھایا اور
حضرت کا فرمان عالی یاد کرایا۔ مگر ظاہر داری سے وہ غلطی کھائے
صرف دس بارہ آدمی ٹھہرے رہے (اور سب چلے گئے)

بلفظہٖ ملخصاً تفسیر ثنائی جلد دوم صفحہ ۱۱۰ شان نزول

پس جیسا کہ اجل صحابہؓ سے قابل عفو خطائیں واقع ہوئیں۔ ایسے ہی مثیل صحابہ
مورد آیت کریمہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے خدام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
سے بھی اگر کوئی خطا ہو جائے تو عجب نہیں۔ مگر یہ سب بطور تنزل مان کر
ہمنے تمہارے مسلمات پر جواب دیا ہے۔ ورنہ کسی مرید و خادم حضور
مغفور مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے ارشاد کیخلاف
نہیں کیا۔ جس کو ہم انشاء اللہ اس کے موقعہ پر ثابت کریں گے
فانتظروا!

اب ہم پھر اپنے اصل کلام کیطرف رجوع کر کے کہتے ہیں۔ کہ جو وجہ
امرتسری نے علاوہ خلاف شریعت ہونے کے جھوٹ بولنے کی بیان
کی تھی وہ بھی بجائے خود صحیح نہ نکلی۔ اور واقعات سے نہ صرف مبائن منثورا
ہی ہو گئی۔ بلکہ ایک اور دروغگوئی کا سیاہ داغ ابو الوفا کی روسیاہی
کے لئے چھوڑ گئی۔ اور وہ بت سے جن تنکوں کا سہارا لیا۔ ان
سہاروں کو بھی توڑ گئی۔ اس سے آگے

نیشنر اچھوت

انجمن صادقین کے سکرٹری کا ملاحظہ فرمائیے۔ جو صادق سلمہٗ کو دروغگو ثابت کرنے کی غرض سے لکھا ہے۔ چنانچہ ایڈیٹر صاحب الحکم کو لکھتا ہے۔ کہ

"آپکی دروغگوئی کا ثبوت یہ ہے۔ کہ آپ اسی مضمون کے شروع میں لکھتے ہیں۔ کہ غزنوی صاحبان و مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ثناء اللہ کو کافر کہتے ہیں۔ آپ کے اس دروغ بے فروغ کو میں کیا رد کروں۔ جو بالکل ہی بے فروغ ہو۔ اس کو فروغ کیا دوں؟ اصل میں آپ کو اپنے بھائی ایڈیٹر الحکم کی صحبت کا اثر ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس نے بھی ۲۴۔ جون ۱۹۱۰ء کے پرچہ میں لکھا تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ پر جو کفر کا فتوے لگا ہوا ہے۔ وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ اور یہ مضمون سراپا غلط ہے۔ نہ کوئی فتوے کفر کا ہم پر لگایا۔ اور نہ نگینہ میں ایسا ہوا۔ یہ تو محض ہمارے ذمہ دروغ بے فروغ ہے۔ کہ ذرا سا بھی کوئی مضمون کسی کے برخلاف کہیں سے ہاتھ لگے جھٹ سے اس پر کفر کا فتوے بنا لیتے ہیں)۔

بخدمت ایڈیٹر صاحب البدر قادیان۔ ۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء

اس عبارت میں بہت زور سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ غزنویوں نے کوئی

فتوائے کفر کا ثناء اللہ کے خلاف نہیں لگایا جو ایسا کہتا ہے وہ دروغگو ہے یعنے بدر و الحکم کا اس کو فتوائے کفر کہنا مرزائی دروغ بے فروغ ہے ناظرین اس کو آپ یاد رکھیں۔ اور ذیل کے اقتباسوں کو جو ثنائی قلم سے شائع ہو چکے ہیں۔ ملاحظہ فرما کر امرتسری کذاب سے فتوے لیتے جائیں۔ کہ جنکی یہ تحریریں ہیں۔ وہ بھی کاذب اور دروغگو ہیں۔ یا نہیں؟ سب سے اول ہم برادر شغال قوت بانوئے امرتسری بد خصال کے خط مندرجہ الکلام المبین صفحہ ۱ سے دکھلاتے ہیں۔ کہ العبد غزنوی نے بخدمت ثنائیہ بھی ہے۔ خط ۲۰ جون ۱۹۰۸ء میں ابراہیم سیالکوٹی بجواب استفسار امرتسری کے حسب ذیل لکھتا ہے۔ کہ

"میں نے اس لئے تمہاری تفسیر والے معاملہ میں تین تحریریں ان (غزنویوں) کی طلب پر لکھی ہیں۔ جنکا خلاصہ یہ ہے۔ کہ میں بے شک ثناء اللہ کے ساتھ وجود تفسیر متفق نہیں ہوں۔ لیکن باوجود ایسے امور کے پھر انکو ایسا ہی نہیں کہتا جیسا کہ آپ کہتے ہیں۔ آپ (یعنی غزنوی) خوب جانتے ہیں وجوہ تفسیر میں اختلاف امر دیگر ہے۔ اور اس اختلاف پر تکفیر و تضلیل و تفسیق روا نہیں جیسا کہ ابراہیم امر دیگر ہے"

ملاحظہ الکلام المبین صفحہ ۱

یہ تو پہلا دروغگو ہے۔ جس کے دروغ کو خود ثناء اللہ نے اپنی تحریرات کے لیئے الکلام المبین میں چھاپ کر فروغ دیا۔ اس ثنائی دروغگو نے

نے لکھدیا۔ کہ اربعین نمبر نو میں ثناء اللہ کی تکفیر بھی کی گئی ہے۔ یہ راوی غیر مقلد ہے۔ اور امرتسری کا سہارا۔ لہذا بہت جلد وہ فتوے جو ایڈیٹر ان باردو الحکم پر دروغگوئی سے مرزائی دروغ بے فروغ ہونے کا لگایا ہے واپس لیکر اپنے برادر عزیز پر لگا کر انجمن صادقین کے سکرٹری ہونے کا ثبوت دے۔ اور اس کا نام وہابی دروغ بے فروغ رکھکر آگے دوسرے دروغگو پہلواری کا دروغ بے فروغ سنلے۔ جس کو اہلحدیث مورخہ ۷۔ جولائی ۱۹۰۵ء میں زیر عنوان "عذر بدتر از گناہ" فروغ دیا ہے حسن خلف شاہ سلیمان پہلواری حنفی صوفی امرتسری کذاب کو لکھتا ہے۔ کہ

"آپ کو تو میری تحریر سے ہرگز خفا اور ناراض نہ ہونا چاہیئے آپ ہی کے فرقے کے بڑے بڑے پیشوا و مقتدا حضرات نے آپ کی تفسیر کیوجہ سے آپ کی تکفیر کی ہے"

بلفظہٖ بقدر الحاجۃ صفحہ ۳

بول او امرتسری دجال! یہ کس کا دروغ بے فروغ ہے۔ قلم اٹھا کر اس کو بجائے مرزائی دروغ بیفروغ کے حنفی اور صوفی دروغ بیفروغ لکھ۔ ورنہ تو جھوٹا گرو کہلائے گا۔ اب بیسر! دروغگو تیرا استاد وزیر آبادی نابینا ہے۔ اس کی دروغگوئی بھی سن لے جسکو تو نے خود ہی بلا انکار کلام المبین کے صفحہ ۲۲۹ میں حسب ذیل نقل کیا ہے۔ اسمیں وزیر آبادی لکھتا ہے کہ

اربعین کے مضمونوں نے تو غضب ہی کیا ہے۔ کہ مولوی
ثناء اللہ کو اہل سنت سے تو کیا اسلام سے بھی
خارج کر دیا ایسے شخص کو اہل حدیث اور اہل سنت
بلکہ اسلام سے خارج کرنیکا فتویٰ دینا
صحیح معنی اور بہت دھرمی نہیں تو کیا ہے۔

بلفظہ بقدر الحاجۃ صفحہ ۱۲۹

کہئے مفسر صاحب! اب بھی کچھ قسلی ہوئی یا نہیں۔ جبکہ ہم نے
تیرے استاد کی زبان سے ہی کہلوا دیا کہ اربعین میں ثناء اللہ کو
کافر اور اسلام سے خارج بتایا گیا ہے۔ اب تو بدرد الحکم کے صادق
ایڈیٹروں پر مرزائی دروغ بیفروغ کا الزام تیرا باقی نہیں رہا
اب تو خدا تعالیٰ نے خود تیرے بھائیوں پڑوسیوں اور بزرگوں میں
ہی بہت سے دروغگو نکال دیے۔ لہذا بجائے مرزائی دروغ بیفروغ
بکنے کے اسکا نام منانی دروغ بیفروغ رکھ کر آگے چلو تھا دروغگو
آتا ہے اسکی بھی سنو۔ جسکا نام نامی اور اسم گرامی کلام المبین
کے صفحہ ۱۶۶ کا زیب دہندہ ہے یعنی مولوی سید محبوب علی شاہ
ضلع ہزارہ والا۔ جو حسب ذیل دروغگوئی کرتا ہے کہ

رسالہ اربعین غزنویہ میری نظر سے گذرا حسبین اربعین
والوں نے مولوی ثناء اللہ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے ایک
اہم مذہب کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا عجیب لغزش

ہے۔ ثناء اللہ کو اسی وجہ سے کافر قرار دیا گیا ہے کہ وہ
ہر جلسہ میں وعظ و نصیحت کرتا رہتا ہے ثنا بدعتی تو یہ کہ در پردہ
اسلام سے کچھ شکر رنجی ہے۔ اسی واسطے مسلمانوں
کو کافر بنانیکی فکر میں مشغول رہتے ہیں بلفظہ صفحہ ۱۶۲
کیوں جی بیوفا! اس دروغ کا کیا نام رکھو گے ہم تو وہی کہینگے
کہ بجائے مرزائی دروغ بیفروغ کے اس کو محبوب ثنائی دروغ بیفروغ
کا نام عطا کرکے پانچویں نمبر پر ثنائی دروغ بیفروغ بھی ملاحظہ
کرلو جس سے تمہارا خاتمہ ہی ہو جاتے۔ اور آئندہ نہ اسکو مرزائی
دروغ بیفروغ کہو نہ دہلی دروغ نہ حنفی دروغ نہ ثنائی دروغ نہ
محبوب ثنائی دروغ بلکہ ابدالآباد تک اسکا منحوس نام ثنائی دروغ
بیفروغ رکھو ناحق کسی کسی کے ذمہ اسکو کیوں تہمت ہو یہ تو
طویلہ کی بلا بندر کے گلے ہی رہیگی اور انکانوں میں سے
پنبہ نکلوا کر اور آنکھوں میں سلائی پھروا کر اپنی نادر دروغگوئی سنو
جو انکو کلام المبین کے صفحہ ۱۶۲ پر یا قرار ذیل درج ہے کہ
خاندان غزنویہ نے غضب تو یہ کیا کہ ہماکسار بیرنجوی
ہی شایع کر دیا کہ مصنف تفسیر القرآن اہل سنت اور اہلحدیث
سے تو کیا بلکہ بقول بعض اسلام سے بھی خارج ہے
کلام المبین میں میرا کوئی لفظ ان لفظوں سے برا بھی نہیں
جو خاندان غزنویہ نے میری نسبت شایع کئے ہیں۔ مثلاً

دجال (یہ بھی داخل اسلام ہے) دھریہ
(یہ بھی مسلمان کا نام ہے۔ احمدی) یہودی (ملان
ہی کہلاتے ہیں۔ احمدی) نصاریٰ (یہ بھی اہل
اسلام ہی کا فرقہ ہوگا۔ احمدی) معتزلی۔ جہنمی
گمراہ۔ مبتدع (غیر قابل سلام" ملحد (مسلمان)
زندیق (مسلمان) انبیاء شہداء صلحا
کا دشمن (مسلمان) شیطان کا شاگرد۔
(مسلمان) محرف قرآن (مسلمان) دجال۔
مضل۔ مرزائی چکڑالوی جھٹا ہوا
بچری (نقلا بلفظہ کلام المبین صفحہ ۱۹۳ و ۱۹۴
اور بد انجام امرتسری ناکام! اپنا منہ لے کر بالا اقبال پڑھکر جواب تو
دے کہ جس قول کو تو مرزائی دروغ بیفروغ کہتا تھا۔ امرتسری نے تیری
تکذیب و تذلیل و ایڈیٹران الحکم کی تصدیق و تائید کیلئے تیری ہی
قلم اور زبان سے تیرے کفر کا اقرار کرا دیا اور تیری وضاحت سے منوایا
کہ فتوی تو یہ تھا کہ تو اسلام سے ہی خارج کیا گیا ہے اور وہ الفاظ
جو عزیزوں کے سطر تھے ان سب کو نقل کر کے تو نے خود ظاہر کر دیا
کہ مرزائیوں کا دروغ بیفروغ نہ تھا بلکہ حق اور صدق اور راستی
کا بیان تھا کہ ثناء اللہ پر تکفیر کا فتوی عزیزوں نے لگایا ہے۔ کیا دجال
اور یہودی۔ نصاریٰ۔ دھریہ۔ ملحد۔ زندیق۔ انبیا کا دشمن محرف قرآن

وغیرہ بھی اہلحدیث میں داخل اسلام اور مسلمان ہی سمجھے جاتے ہیں یا خارج از اسلام۔ دیکھو او ظالم! اسکو کہتے ہیں کہ چور کی داڑھی میں تنکا۔ آتا ہے۔ تو نے صادقوں کو کاذب کہا گویا چاند پر تھوکا جو تیرے حلق میں پڑا اور منہ پر گرا اگر حیا دار ہے تو اب بھی شرم کر

حقکی نافرمانیوں سے بیوفا تو باز آ افترا و کذب و ظلم و جور کیوں شیوہ کیا
ناصح مشفق کا ظالم مان لے اب بھی کہا تا بکے چیخا کرے گا بیہودہ کار زار تو خدا

ای سیہ باطن بتر ترس از خشم رب العالمین

ثلث کذبات ثنائی تو بیان ہو چکے آگے چوتھا جھوٹ آتا ہے اسکو بھی سن لیجئے۔ بدلگام امرتسری نے جن دو جھوٹوں کو جھوٹ بولنے کی بناء ظاہر کیا تھا اُنمیں سے پہلے وجہ تو جھوٹی ثابت ہو چکی۔ اب دوسری وجہ یہ بتاتا ہے کہ مرزا صاحب نے چونکہ ازالہ اوہام میں عیسائیوں کو مغلوب کر کے لئے وفات مسیح کے مسئلہ کو ہی بہتر حربہ کسر صلیب کا قرار دیا ہے۔ اس لئے ثابت ہوا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں بجز حیات و وفات مسیح کے اقرار و انکار کے کوئی دوسرا فرق نہیں۔ یہ ہے دوسری وجہ کہ ہم نے غیر کے قول کو مرزا صاحب کیطرف نسبت کیا تھا چنانچہ ثنائی عبارت حسب ذیل ہے کہ

جو مضمون ہمنے مرزا صاحب کیطرف نسبت کیا تھا۔ وہ مرزا صاحب کی تصنیفات سے ملتا ہے۔ انتہا تو تم بانی ہو

اور فخر سے کہا کرتے ہو کہ مسیح موعود لسرا ہے کیلئے آیا ہے
اور کسر صلیب سے مراد تم عیسائیت کی مغلوبی کہا کرتے ہو
اب ہمنے یہ دیکھنا ہے کہ عیسائیت کے مغلوب کرنے کا
طریق تمھارے مسیح موعود نے تمکو کیا بتلایا ہے"

لفظ اہل حدیث ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء صفحہ ۳

کیا خوب - دعویٰ تو یہ کہ احمدی اور غیر احمدی میں بجز وفات وحیات
مسیح کے اقرار و انکار کے اور کوئی فرق نہیں اور ثبوت اس امر کا دینے
بیٹھ گئے کہ "عیسائیت کے مغلوب کرنے کا طریق تمھارے مسیح موعود
نے تمکو کیا بتلایا ہے" اوفِ مناظرہ سے بیخبر -

بحث کس امر میں تھی ذکر تو کس کا لایا
سر پہ شیطان کا کیوں تیرے ہے سایہ آیا

دوسری حماقت یہ کہ جس مضمون کو اپنی فطرتی کذب بیانی سے حضرت
مسیح موعود علیہ السلام کی طرف نسبت کر کے استدلالاً پیش کیا ہے
اسمیں تو کہیں اور کسی جگہ یہ نہیں لکھا کہ میرا یہ جھوٹ اور دروغ
بیفروغ مرزا صاحب کی تصنیفات سے ملتا ہے - بلکہ وہاں تو
صاف و صریح طور پر یہ درج ہے کہ کرشن قادیانی "۲۷ دسمبر کے
روز جو پنی بھا کے بیچ میں لکچر دیا ہے وہ قادیانی اخبار بدر ۲۶
جنوری سنہ ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے" اسمیں احمدی اور
غیر احمدی میں فرق بتلاتے ہوئے فرمایا ہے کہ اس فرقہ میں اور دوسرے

لوگوں میں سوائے اسکے اور کچھ فرق نہیں کہ یہ لوگ وفات
مسیح کے قائل ہیں اور وہ لوگ قائل نہیں ہیں باقی سب عملی حالت وہی
ہے" اہلحدیث ۹ فروری صفحہ ۳ بتا اس زیر خط عبارت کا کیا
مطلب ہے؟ آیا یہ کہ ۲۷ دسمبر والی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام
نے احمدی و غیر احمدی میں صرف حیات و وفات مسیح کا فرق بتایا ہے
یا یہ کہ مرزا صاحب کی دیگر تصانیف سے اسکا ثبوت ملتا ہے؟
یہی ہے فہم عالی تو بڑھی سلام کی نوبت ۔۔۔ ادا خدمت ہوئی جو چیز کہی گئی سمجھ
خیر کچھ ہی ہو بہر حال ہم آپ کے شیطانی قیاس اور لایعنی استنباط پر
بھی نظر کرتے ہیں کہ کہاں تک اس نامعقول اجتہاد سے آپکا جھوٹ
ثابت ہو سکتا ہے۔ ناظرین مندرجہ ذیل عبارت کو امرتسری نے اپنی دوسری
رپورٹ میں اثبات دعا کے لئے پیش کیا ہے۔

"غور سے سنو! مسیح موعود تمکو کیا کہتا ہے۔ اے میرے
دوستو میری آخری وصیت کو سنو اور ایک راز کی بات
کہتا ہوں۔ اسکو خوب یاد رکھو کہ تم اپنے اُن تمام مناظرات
کو جو عیسائیوں سے تمھیں پیش آتے ہیں پہلو بدل
لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کرو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم
ہمیشہ کیلئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک نکتہ ہے جسمیں
تمہاری ہر شکست تم عیسائی مذہب کی صف لپیٹ دو گے
تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے جھگڑوں

میں اپنے اوقات عزیز کو ضائع کردو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات
پر زور دو اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت
کردو۔ بالفظہ از الطبع اول صفحہ ۵۶۰

منقولہ بالا عبارت کو نقل کرکے اس پر کاذب امرتسری اپنا مندرجہ ذیل
حاشیہ چڑھاتا ہے۔

"بتلائیے اس عبارت کا کیا مطلب ہے یہی کہ مسیح موعود
جس کام کے لئے آیا تھا یعنی کسر صلیب کیلئے اسکا یہی
آلہ ہے کہ مسیح کی وفات ثابت کردو۔ بس تم جیت جاؤ گے
بلفظہ صفحہ ۴"

یہ ہے ثنائی علم کلام اور ایک فاضل کی اپنے مدعا پر تقریب تاقم ہے
خدا کے ماموروں انبیاء و شہداء کا دشمن مسوخ الفطرت والعلم
ہو جاتا ہے۔ انشاء اللہ کیا دعوی اور دلیل میں مطابقت ہے۔ دعوی
تو یہ کہ "۱۹۰۰ء کے روز مرزا صاحب نے احمدی و غیر احمدی میں صرف
حیات و وفات مسیح کے انکار و اقرار کا فرق بتایا ہے۔ اور دلیل یہ کہ
۱۸۹۱ء کی مطبوعہ ازالہ اوہام میں مسیح موعود نے احمدیوں کو عیسائیوں
کے مقابلہ میں وفات مسیح ثابت کرنے کی تاکید کی ہے۔ اس جگہ امرتسری
کی اپنی ہی پیشکردہ مثال اس پر صادق آتی ہے جس کو تفسیر ثنائی جلد
اول کے حاشیہ نمبر ۱ میں بصفحہ ۵۳ نقل کیا ہے کہ "ایک مولوی صاحب
نے کسی دہقانی کو سمجھایا کہ تہ بند ٹخنوں سے اونچا رکھو وہ بولا کہ تیرے

باپ نے دعوت کی تھی تو نمک زائد نہیں ڈالا دیا تھا؟ مولوی صاحب نے پوچھا اس قصہ کو میرے وعظ سے کیا تعلق دہقانی بولا تعلق ہو یا نہ ہو۔ بات سے بات نکل آتی ہے۔" سو یہ ثنائی اجتہاد بھی بالکل اسیکے مشابہ ہے۔ کہاں احمدی وغیر کا فرق اور کجا عیسائیوں سے مباحثہ کرنے کا طریق ؎

گر یہی فہم و فراست ہے تو کیا کہنا ہے — گر یہی ذہن و ذکاوت ہے تو کیا کہنا ہے
گر یہی عقل و درایت ہے تو کیا کہنا ہے — منتہی علم و جہالت ہے تو کیا کہنا ہے

زاغ طوطی کا ہم آہنگ نہیں ہو سکتا
چند شہبازوں کا ہم رنگ نہیں ہو سکتا

معزز ناظرین! آپ ازالہ کی منقولہ عبارت کو بغور دیکھیے کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس میں احمدی و غیر احمدی کا فرق بتاتے ہوئے امر فارق کا حیات و وفات مسیح سے انکار و اقرار میں حصر کیا ہے؟ یہ سراسر بے ایمانی اور ثنائی کذب بیانی نہیں تو کیا ہے؟ کہ متکلم کے خلاف منشا تحریف کلام کر کے اپنا الو سیدھا کرتا ہے۔ اور بجز اصول امرتسری بدخصال نے اپنے پیارے وہر میاں کو ترجمان الشیاطین میں بتایا تھا خود اسی کا خلاف کرتا ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ

"ایک ہوتی ہے کسی کلام کی تفسیر یعنی تشریح ایک ہوتی ہے تحریف یعنی بغیر لحاظ منشاء متکلم کے کلام کو اپنے مطلب کے موافق بنانے کی کوشش کرنا۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ بلفظہ ترا سالم

اس اصول کو امرتسری بے اصولے کے سامنے پیش کر کے ہم پوچھتے ہیں کہ آیا تو نے خلاف منشا متکلم کے ازالہ اوہام کے کلام کو یہود یانہ تحریف کر کے اپنے مطلب کے موافق بنانے کی کوشش کی یا نہیں؟ اگر کی! تو تیری یہودیت میں شک نہیں۔ اور اگر نہیں کی۔ تو عبارت ازالہ سے ثابت کر دے۔ کہ متکلم کا منشا یہاں پر احمدی اور غیر احمدی میں صرف حیات و وفات مسیح کا فرق بتانا ہے۔ اس ثبوت پر ہم تجھ کو مبلغ پچاس روپیہ انعام دینگے ؎

ادا سے دیکھ لے جاتا ہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

آگے چلکر امرتسری کذاب منہ پر سیاہی ملکر اپنی دروغ بیانی کی خوشی میں اچھلکر اس نجاست خوری پر اترآتا ہے اور فخر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

"مرزائیو! دیکھو ہم نے (اپنا کاذب ہونا۔ ناقل) تسلیم بھی کیا۔ کہ وہ قول (پرانا کذب وزور۔ ناقل) جو ۹۔ فروری کے اہلحدیث میں مرزا صاحب کی طرف (بے حیائی اور بے ایمانی سے۔ ناقل) ہم نے نسبت کیا تھا۔ وہ درحقیقت ان کا نہیں تھا مگر ان کی دیگر تصنیفات سے (دوسرا جھوٹ بولکر۔ ناقل) ثبوت بھی دیدیا (لعنت اللہ علی الکاذبین۔ ناقل) بلفظہ صفحہ ۴

او! ظالم! ہوش وحواس بجا کر کے احمدی کی ضربوں سے سر جھاڑ کر بول کہ بجز اقرار جرم کے کس مقام پر تو نے تصنیفات مرزا صاحب سے

یہ ثبوت دیدیا کہ احمدی و غیر احمدی میں مرزا صاحب صرف یہی فرق بتاتے ہیں۔ کہ احمدی حیات مسیح کے منکر ہیں۔ اور غیر احمدی وفات مسیح کے؟ ورنہ دروغگوئی پر جرأت کرنا یہ خبیث الطرفین ہی جیسے شیطان کا ہی کام ہے۔

کرنا گناہ سے امید ثواب پر حیف اس تری حماقت خانہ خراب پر

غیر مقلدو! اس خناس بدحواس کو سمجھاؤ۔ کہ اوائل الناس جہوٹ پر فخر کرنا افضیوں اور یہودیوں کا کام ہے۔ نہ کہ شریفوں اور پاک طینتوں کا۔ ہم نے بدلائل قویہ تمہارے کاذب الہامی کے پانچ جہوٹ اوپر بتا کر دیئے ہیں۔

پانچواں جہوٹ

اس پانچویں کا مندرجہ ذیل سطروں میں یہ ہے کہ "مرزا صاحب کی دیگر تصنیفات۔ ثبوت بھی دیدیا" تم میں اگر کوئی رشید و سعید ہو تو اس ناہنجار سے پوچھ کر ہمیں بتادے کہ ازالہ اوہام تو ایک تصنیف کا نام ہے۔ اس سے تو نے بے محل ایک عبارت نقل کی۔ علاوہ ازیں کسی دیگر تصنیف حضرت اقدس سے اپنے جہوٹ کو سچ کرنے کے لئے کچھ نقل نہیں کیا۔ پھر ایک تصنیف کو "دیگر تصنیفات" کہنا اگر جہالت نہیں تو اور کیا ہے؟ تصنیفات جمع ہے۔ اور ازالہ اوہام ایک واحد تصنیف کا نام ہے۔ واحد کو جمع بتلانا کیا ثنائی بے حیائی اور معمولی کذب و بیوفائی نہیں ہے

لے گیا سبقت لے جانے والا تو ہر کنارہ پر کیوں نہ جھکو تیرے ان اطوار پر

اور قیاس جھوٹ بول کر فتح پانا شکست کھانے کے برابر ہے"

ترک اسلام صفحہ ۱۲۷۔ اگر بخیال خود تو اپنے تئیں اس مسلمہ حجت میں فتحیاب سمجھتا ہے۔ تو ایسی فتح تیری بقول خود شکست کے برابر ہے۔ کیا تو نہیں جانتا؟ کہ

"جھوٹ بولنا پاخانہ کھانے کے برابر ہے۔ بلکہ اس سے بھی بُرا ہے۔ اس لئے کہ دنیا میں ایسے آدمی تو ملیں گے جو پاخانہ کھاتے ہوں۔ پنجاب میں جیت رام کے جلاب کو پاخانہ کھاتے دیکھا گیا۔ مگر جھوٹ بولنا ایسا سڑا گندا ہے۔ کہ پاخانہ کھانے والے بھی اس کو برا جانتے ہیں" (مگر اہلیت اس کی شیر مادر سمجھتا ہے۔ ناقل) بلفظہ ترک اسلام صفحہ ۱۱۶ جواب اعتراض ۱۵

ناظرین! مندرجہ بالا جواب امرتسری کاذب نے دھرمپال کو ایک اعتراض کے متعلق دیا تھا۔ مگر خدا کی شان ما تقولون ماہ تفعلون کے مطابق خود مجیب صاحب بھی وہی نجاست شوق سے ٹھپ کر گئے۔ یہ سزا ہے صداقت سے انکار اور حق سے گریز و فرار کی۔ اور یہی جواب ہے ہماری طرف سے امرتسری باکمال مثیل دھرمپال کا۔ لہذا ؎

مجھ میں اک وصف ہے موافق ہوں سرخ پوشوں کا
تجھ میں دو عیب ہیں کذاب بھی ہے مکار بھی ہے

ساتواں جھوٹ

امرتسری کذّاب ۱۰- مارچ ۱۹۶۵ء کے اہلحدیث میں ایک سیاہ جھوٹ حسبِ ذیل لکھکر اپنا منہ کالا کرتا ہے۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ پر بہتان صریح لگاتا ہے۔ کہ

"جہاں کہیں خود کاہن جی کی تقریر و تحریر میں یا ان کے چیلوں کی کسی نسبت میں احمد نام آتا ہے۔ وہاں خود بدولت ہی مراد ہوتے ہیں۔ اور یہ ایک عام محاورہ ہے۔ اسی لیئے درود پڑھنا یوں صحیح جانتے ہیں۔ اللھم صلّ علے احمد و علےٰ اٰل احمد کما صلّیت علے محمد و علےٰ اٰل محمّد" بلفظہٖ بقدر الحاجہ صفحہ ۲ کالم ۲

دیکھیئے امرتسری نے کس دلیری اور شوخی سے یہ جھوٹ بولا ہے کہ احمدی فرقہ کا درود اللّٰھمّ صلّ علے احمد و علے اٰل احمد ہے کوئی ہے جو اس شقی ازلی سے پوچھے کہ یہ کہاں سے تو نے لکھا ہے۔ کہ احمدی اس طرح درود پڑھتے ہیں۔؟ آیا یہ تیرا اجتہاد و شیطانی قیاس ہے۔ یا اس کا کوئی ثبوت بھی تیرے پاس ہے؟ یہ ہیں اس زمانے کے عالم اور مولوی جو فی الواقع شرمن تحت ادیم السماء کے مصداق ہیں۔ جنکو نہ جھوٹ سے عار نہ افترا سے انکار نہ خدا کا ڈر نہ رسول کا لحاظ نہ مخلوق سے شرم جو زبان پر آئیا ہے دھڑک اگلدیا۔

شیم! شیم!! شیم!!!

الٰہی توبہ

کہوں ہیں کیا بیوفا کی حالت الٰہی توبہ الٰہی توبہ!

حیا ہوئی اس سے ساری رخصت الٰہی توبہ الٰہی توبہ!

خراب و خستہ زبوں و رسوا نہ بولو نا جیسا کوئی ہوگا

فضول گوئی ہے اسکی عادت الٰہی توبہ الٰہی توبہ!

یہ شیر پنجاب کا ہے کانا اسی لقب کو ہے اس نے مانا

لاجو دجّال کی بدولت الٰہی توبہ! الٰہی توبہ!

دروغگوئی حسد ریا بیں فریب مکر میں دغا میں

ہوئی ہے خوب اس کی آج شہرت الٰہی توبہ الٰہی توبہ!

اظہار حقیقت

ناظرین! معیار الحق نامے ایک کتاب شیخ الکل دہلوی کے نام سے وہابیت کی تائید میں شایع ہوتی تھی۔ جس کو مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی لکھتا ہے۔ کہ وہ میری تالیف ہے۔ اور مولوی نذیر حسین شیخ الکل نے اس کو میری درخواست پر اپنے نام پر طبع کرکے شایع کیا تھا۔ مگر شاء اللہ کہتا ہے۔ کہ معیار الحق کی پوربی بولی بٹالوی کے دعوے کی تردید کرتی ہے محمد حسین کی اصل تحریر یہ ہے کہ

"معیار الحق کا مولف یہ خاکسار (محمد حسین بٹالوی) ہے اور اسکے

مضامین کے شواہد و عبارات حضرت شیخنا شیخ الکل سید
محمد نذیر حسین صاحب دہلوی کے افاضات سے ہیں خاکسار
کے مسودہ کو کچھ عبارات کے افاضہ اضافہ سے خاکسار کے
درخواست سے حضرت ممدوح نے اپنے نام نامی و ذات گرامی
کی طرف منسوب فرما کر اس کو تحریت کی عزت بخشی۔"

اخبار اہلحدیث ۲۵۔فروری ۱۹۱۰ء حاشیہ صفحہ ۶

اس بٹالوی انکشاف پر ثنائی ریمارک ان الفاظ میں ہے۔ کہ

"معیار کی اردو پوربی نما آپ کے دعوے کی مصدق
نہیں" اہلحدیث صفحہ مذکور

اب ہم امرتسری دجّال سے بحوالہ سکرٹریٹ انجمن صادقین پوچھتے ہیں کہ

۱ تمہارا روحانی باپ بٹالوی تو معیار الحق کو اپنی تالیف بتاتا ہے۔
۲ اور روحانی دادا دہلوی اس کو اپنے نام سے مشتہر کر گیا۔
۳ اور تم نامخلف باپ کی تکذیب اور دادا بزرگوار کی تصدیق یقیناً
نہیں ظنی کے طور پر کرتے ہو۔ لہذا بتاؤ کہ تینوں میں سے
کاذب کون ہے؟

دیکھو سچ بولنا! اور سمجھ کر بولنا؟ یہ سوچ لو کہ اگر بٹالوی سچا ہے۔ تو تم
اور تمہارا دادا یقیناً دونوں جھوٹے۔ کیونکہ تمام معیار میں کسی جگہ صراحتاً
تو درکنار اشارتاً بھی اس کا ذکر نہیں کہ یہ کتاب دراصل ہماری ذریت میں
سے ایک شاگرد رشید بٹالوی کی تالیف ہے۔ مگر اس کی استدعا پر ہم

اس کو اپنے نام سے شائع کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ دھوکہ دینا۔ اور جھوٹی شہرت حاصل کرنا۔ اور کیا ہوگا۔ کہ ایک ضخیم کتاب کو جو دوسرے کی تالیف و تصنیف ہے۔ بلا اظہار نام مؤلف اپنی طرف منسوب کر لیا؟ اگر کہو کہ مؤلف کی درخواست پر ایسا کیا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیا یہ خلاف واقعہ امر ہے۔ یا نہیں۔ کہ مؤلف تو غیر ہو۔ اور نام اپنا لکھدیں۔ اور اس کا اظہار تک نہ کریں؟ اور کیا وہ بھی کوئی صادق ہے۔ جو دوسرے کو جھوٹ کہنے اور لکھنے اور بولنے کی ترغیب دیتا ہے کہ آپ میرے فعل کو اپنے ذمہ لیکر اس کارگذاری کو اپنی ظاہر کر دیں؟ پس اس کے خلاف واقعہ ہونے میں کچھ کلام نہیں۔ اور جھوٹ کی تعریف یہی ہے۔ کہ خلاف واقعہ ہو۔ لہذا نتیجہ صاف ہے۔ کہ بصورت صدق بٹالوی۔ امرتسری اور دہلوی دادا پوتے دونوں کاذب۔ اور اگر دہلوی کتاب مذکور کا واقعی مؤلف ہے۔ تو بٹالوی کے کاذب ہونے میں کوئی کلام نہیں۔ کہ جس نے ایک مردہ پر بہتان اور جھوٹ کا الزام لگایا ہے۔ اور اس کی زندگی میں کبھی یہ ذکر زبان پر نہ لایا۔ کیا وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔ کہ کتاب پر اپنے شیخ الکل کی تقریظ و تصدیق لکھوا لیتا اور اس کو دہلوی پسر فرتوت کے نام پر ریویو کر دیتا۔ بہرحال شیوخ میں سے ایک جھوٹا ضرور ہے۔ دیکھیں کس کے جھوٹ پر تم مہر تصدیق کرتے ہو کیونکہ انجمن حامیان کے سکرٹری ہو نا

ادھر آ کذب ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

زبان جھوٹ

یہ آج کل کا ہی تازہ جھوٹ ہے۔ جو اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد قائم کرنے کے لیئے انجمن صادقین کے سکرٹری نے بولا ہے۔ اور کلکتہ کے وہابی نے اس کا پردہ کھولا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ شہرت پسند امرتسری نے مردہ کانفرنس میں جو بستر مرگ پر پڑی دم توڑ رہی تھی مصنوعی تنفس سے حرکت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ اور بغرض تبدیل آب و ہوا دو تین بیمار دل کر اس کو بنگال میں لے گئے۔ ادھر ادھر پھرتے پھرتے آخر کلکتہ میں پہنچے۔ اور وہاں جاکر وہابی عداوتوں کا فیصلہ شروع کیا۔ باہمی بغضوں کو ثنائی دم سے نکالنا چاہا۔ مگر یہ نہ جانا کہ

خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

جو خود ہی مبغوض اور مغضوب ہے۔ وہ دوسروں کی کیا بھلائی کر سکتا ہے۔ مریض ناتوان امرتسری شیطان نے اسی اپنی جبلی کذب بیانی کی عادت کے مطابق حسب ذیل رپورٹ وفد اہلحدیث کی ۳۔ فروری کے پرچے میں شائع کی

"کلکتہ میں یوں تو کئی ایک مساجد اہلحدیث کی ہیں۔ مگر زیادہ تر مشہور دو ہیں۔ کولوٹولہ والی اور تانتی باغ والی۔ ان دونوں کے متعلقین ہیں بلکہ کولوٹولہ کی مسجد کے متعلقین میں ہی اختلاف بصورت شقاق بڑھ رہا تھا۔ جس کا اثر دور دور تک پہنچ رہا تھا۔ اور آئندہ پہونچنے کا خطرہ بھی تھا۔ ماشاء اللہ۔ معیان ما انا علیہ

واصحابی جو ہوئے۔ کیونکہ رحماء بینہم کے مصداق ایسے ہی تو ہوتے ہیں (احمدی)
اہل حدیث کانفرنس کے مقاصد میں۔ باہمی نفاق کی اصلاح
میں سعی کرنا بھی داخل ہے۔ اس لیئے وفد نے اسمیں جان توڑ کر
کوشش کی جسپر بعض خدا کی تائید سے ایسا اعجازی
اثر ہوا۔ کہ ہر قسم کی نزاعات اُٹھ گئیں (کیا فاغرنیا بینہم العداوۃ
والبغضاء کی تکذیب کرتے ہو۔ احمدی) مولوی ضیاء الرحمن امام
مسجد کوہلوٹولہ اور مولوی عبد الرحیم مقیم تانتی باغ سے پہلے
کچھ شکر رنجی تھی۔ وہ رفع ہو گئی سب نے ایک دوسرے سے
مصافحہ اور سلام کیئے" بلفظہٖ صفحہ ۴ کالم اوّل

اس کی تردید میں روزانہ پیسہ اخبار مورخہ فروری ۱۹۱۱ء میں کلکتہ کے
ایک غیر مقلد نے زوردار الفاظ میں مضمون لکھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ سے
اپنے شہر امرتسر کی باہمی نزاعوں کا تو آجتک فیصلہ ہو نہیں سکا۔ وہ بھلا
کلکتہ کے دور و دراز مقام میں پہنچکر کلکتہ کی نزاعات اہلحدیث کا کیا فیصلہ
کرینگے۔ کلکتہ میں کوئی باہمی صلح صفائی نہیں ہوئی۔ نہ امور متنازعہ کو وفد
اہلحدیث نے سنا نہ فریقین کے وکلے نکلے۔ بغیر سماعت عذرات جانبین
صلح و صفائی کیسے ہو سکتی تھی؟ ہرگز نہیں ہوئی۔ ثناء اللہ نے غلط
رپورٹ شائع کردی ہے۔ یہ تھا۔ وہ اعجازی اثر جو وفد کی جان توڑ
کوشش سے پیدا ہوا تھا۔ اور آخر شعبدہ۔ اور جادوگروں کی رسیوں کا
سانپ ثابت ہوا۔ اسی رپورٹ کلکتہ والی میں ایک اور سیاہ جھوٹ

انجمن صادقین کا کذاب سکرٹری لکھتا ہے جس کی تردید بھی اس کی روسیاہی ثابت کرنے کو فوراً ہی ہو گئی۔ چنانچہ آگے چلکر اخبار اہلحدیث مذکور میں درج ہے۔ کہ

"آیندہ کو مسجد کو ہلوٹولہ کے انتظام کے لیئے اصحاب ذیل کی ایک کمیٹی بنائی گئی۔ حافظ احسان اللہ صاحب متولی ۔ حافظ عبد الرحمن فیاض الدین شمس الدین وغیرہ اور اہلحدیث کانفرنس کی ممبری اصحاب ذیل نے قبول فرمائی شمس العلماء مولوی محمد یوسف وغیرہ وحافظ احسان اللہ

صاحب (متولی مسجد کو ہلوٹولہ) بقدر الحاجۃ صفحہ ۳ جمعہ ۳ فروری سنہ ۱۹۱۱ء اس تحریر میں دو خبریں جنہ کاذب نے شایع کی ہیں۔ ایک تو مسجد کو ہلوٹولہ کے انتظام کے لیئے جدید کمیٹی کا قائم کرنا دوم اہلحدیث کانفرنس کی ممبری کو حافظ احسان الحق متولی مسجد کو ہلوٹولہ کا قبول کرنا۔ اس کے خلاف غیر مقلد کلکتہ کا اعلان ذیل ملاحظہ فرمائیے۔ جو وہلی گزٹ مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۱۱ء میں مشتہر ہوا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ

"حافظ احسان اللہ صاحب متولی مسجد اہلحدیث کو ہلوٹولہ کلکتہ سے اپنی جماعت کو دہلی و پنجاب وغیرہ کو مطلع کرتے ہیں۔ کہ میں اہلحدیث کانفرنس کا جیسا کہ پرچہ اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۴ ماہ صفر المظفر سنہ حالیہ میں شایع کیا گیا ہے۔ نہ تو ممبر ہوا۔ نہ ہونا چاہتا ہوں۔ اسی طرح سے

نہ انتظام مسجد مذکور کیلئے کوئی کمیٹی مقرر ہوئی

نہ کسی جدید کمیٹی کے قائم کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ انجمن عالمیہ اہلحدیث برسوں سے قائم ہے"

بلفظہٖ صفحہ ۱۶ کالم دوم زیر عنوان اہلحدیث کانفرنس امرتسری خبیث اپنا بیان بالا اور کولوٹولہ کے متولی کا اعلان منقولہ ٹریکٹ بتلائے۔ کہ دونوں میں سے جھوٹا کون؟ آیا انجمن صادقین کا سکرٹری یا کولوٹولہ کا متولی؟ ناظرین! دیکھا آپ نے کہ اہلحدیث کانفرنس کی بنیاد کذب وزور پر رکھی گئی ہے یا نہیں۔ اور سچ بولنے پر عہد کرانے والا کتنا راستباز ہے۔ پھر ایسے دروغگوئی پر صدق کا دعوے

سُن! او امرتسری!!

تو بھی جھوٹا ترے دعوے بھی سراسر جھوٹے
ایسی حالت پہ او کذّاب اکڑتا کیا ہے؟

آگے اس جھوٹے کا ایک اور جھوٹ لکھ کر دس جھوٹ پورے کر دیتے ہیں۔ تاکہ دس نمبر کا جھوٹا ثابت ہو جائے۔

دسواں جھوٹ

کرزن گزٹ دہلی میں ایک مراسلت منجانب حافظ محمد حسن اہلحدیث دربارہ کارروائی وفد اہلحدیث کانفرنس دہلی شایع ہوئی ہے جسمیں نامہ نگار دہلوی غیر مقلدوں کی باہمی صلح وصفائی کا حسب ذیل تذکرہ کرتا ہے۔ کہ

"اہلحدیث کے اس وفد نے اپنے علماؤں میں کئی مقاموں پر صلح کرائی۔ چنانچہ دہلی میں مولوی عبدالسلام صاحب نبیرۂ مولوی نذیر حسین صاحب مرحوم اور مولوی تلطف حسین صاحب محدث کی باہمی صفائی کرادی"

بلفظہٖ کرزن گزٹ مورخہ ۸۔ مارچ ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۵ کالم سوم

اس مراسلت پر منجانب مولوی تلطف حسین بطریق روایت بالمعنی کے ایڈیٹر گزٹ مذکور نے ریمارک کیا ہے۔ کہ

"یہ محض غلط ہے۔ مولوی عبدالسلام صاحب و مولوی تلطف حسین محدث میں کسی قسم کی صفائی نہیں ہوئی۔ غلط باتوں کے اظہار کرنے سے اہلحدیث کانفرنس کی شان نہیں بڑھتی۔ ضرورت کیا ہے۔ کہ خلاف امور بیان کیے جائیں۔ مولوی عبدالسلام نے مولوی تلطف حسین کے سلام کا جواب تک تو دیا نہیں۔ اور آپ یہ فرماتے ہیں کہ صفائی ہو گئی۔ آئندہ ایسے مصنوعی اور خلاف واقعہ امور سے احتراز کرنا چاہیئے"

بلفظہٖ صفحہ ۵

چادر چھپی ہوئی ایک طرف صلح کی خوشی منائی جاتی ہے۔ تو ساتھ ہی مصنوعی خوشی پر روسیاہی کرائی جاتی ہے۔ یہ ہیں وہ لوگ جن کا دعوے ہے کہ

ما اہل حدیثیم و نداریم سر فرو
صد شکر کہ در مذہب ما حیلہ و فن نیست

بجائے اس شعر کے امرتسری اخبار کی پیشانی پر اپنے مذہب کی آئندہ اس طرح اصلاح کر دے۔

من اہل حبیتم نہ شناسم کہ حیا چیست
صد حیف کہ در مذہب من صدق و صفا نیست

عُلمائے خلف کا خاتمہ

خدا کا ہزار ہزار احسان ہے۔ کہ مضمون علمائے خلف نہایت اختصار کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اور اس مضمون میں جو واقعات اور حالات علمائے ہم نثر من تحت ادیم السماء کے ذیل میں ظاہر کیئے گئے ہیں۔ وہ سب خصم کی تحریروں اور تحریروں اور مسلمات سے ہیں۔ اس تمام ناگوار مضمون کی اذاعت سے ہماری اصلی غرض جسکو امرتسری کاذب بھی سمجھ چکا ہے یہ ہے۔ عوام و خواص۔ عالم و جاہل۔ صوفی و درویش۔ غریب و امیر طبقہ مسلمانان اہل اصلاح ہے۔ اور امرتسری خود اقرار کرتا ہے۔ کہ جیسے عوام کی حالت قابل اصلاح ہے۔ اسیطرح علماء کی بھی قابل اصلاح ہے۔ تو ایسی صورت میں ضرورت الامام کا مسئلہ خود بخود حل ہو جاتا ہے۔ اور ایک سلیم الفطرت انسان کا دل بول اٹھتا ہے۔ کہ زمانہ حال میں ایک مصلح کی ضرورت ہے۔ جو "از غیب بروں آید و کارے بکند" کا مصداق ہو۔ سو ہم بشارت دیتے ہیں۔ کہ سنۃ اللہ کے مطابق قدرے

رحیم وکریم نے اپنے بندوں پر رحم فرما کر مجدد الوقت مسیح ابن مریم انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے موعود کو آسمان سے نازل فرمایا جس نے حسب امر الٰہی تمام دنیا پر اتمام حجت کر کے دین اسلام کو غالب کر دکھایا وہ جہاں کا نور اور خدا کا مامور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا فدائی جان نثار غلام سیدی ومولائی عالیجناب مرزا غلام احمد صاحب مرحوم ومغفور مسیح موعود ومہدی مسعود تھا۔ اگر کسی بد باطن خبیث سیاہ رو۔ بدگو۔ ناشاد۔ نامراد کو اپنی کور باطنی سے نظر نہ آوے تو چشمہ آفتاب کا گنہ نہیں ہے۔ بلکہ اس شپرہ چشم کی شومی اعمال ہے۔ کہ وہ اندھا ہو گیا۔ انشاء اللہ ہم موقعہ مناسب پر ایسے دلائل سے مسیح محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پیش کرینگے۔ کہ اعور العین امرتسری مبہوت ہو کر اپنے کفر پر خجل ونادم ہو گا۔ اور یہ شعر پڑھ کر رو نا رہے گا۔ کہ

مجھ پہ قرآں کا اثر کچھ نہ ہوا یا اسفیٰ — صد سلام رب کا ہیں دشمن ہی بنا یا اسفیٰ
ایسے ہادی سے میں کیوں دور گیا اسفیٰ — کیوں ہیں شیطاں کا محکوم بنایا اسفیٰ

قرب احمدؐ سے بھی میں کیوں نہ ہوا لیک دین
نفع بوجہل کو ہاں قرب محمدؐ سے نہیں

دوسری بات جو مضمون علمائے خلفنا سے ثابت ہوئی۔ وہ یہ ہے کہ جن مولویوں کے یہ ناگفتہ بہ حالات ہیں۔ وہ اگر سرداً فرداً یا جمیعاً کسی مامور من اللہ مجدد الوقت ہادی ومہدی کو کافر یا دجال یا کاذب

لکھیں اور کہیں تو جائے تعجب نہیں۔ کیونکہ ایک تو کریلا دوسرے نیم چڑھا
وہ اگر سخت کڑوا نہ ہو۔ تو اور کیا ہو؟ ایسا ہی یہ حضرات حسب فرمان
ہنری صاحب ایک تو مثیل یہود و نصاریٰ دوسرے مصداق ثمرن
تحت ادیم السماء پھر اگر یہ مثیل مسیح علیہ السلام کی تکذیب و تکفیر نہ کریں
تو مثیل یہود کیسے بنیں۔ پس ان کا کسی کو کافر یا کاذب کہنا ایسا ہی ہے۔
جیسا آریوں کا قرآن مجید میں شرک کی تعلیم بتانا۔ ربنا لا تجعلنا
فتنۃ۔ الخ

تیسری بات جو صداقت کو پہنچی یہ ہے۔ کہ جن جن الفاظ سے
ان یہودیوں نے مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کی تھی۔ وہی الفاظ
لوط گران پر پڑے۔ اور آپس میں ہی حصہ رسد انہوں نے تقسیم کر لئے
اور ان ھذین من ارادا نھانک کا مصداق اور جزاء سیئۃ سیئۃ
مثلھا کا نظارہ اپنی آنکھوں ہم نے دیکھا۔ مثال کے طور پر ذیل کا واقعہ
اس کی تصدیق میں سنا کر امرتسری شریر کو شرم دلاتے ہیں۔ کہ وہ سوچے
اور جواب دے کہ آیا یہ مسیح موعود کی تکذیب کی سزا ہے یا نہیں!
مگر پہلے اس کو اس کا ایک اصول یاد دلا دینا مناسب ہے۔ تاکہ سمجھنے میں
اس کو دقت نہ ہو۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مولوی ولی محمد حنفی جالندھری
پر جس کا فرید کوٹ میں غیر مقلدوں کیساتھ ایک مشہور مباحثہ ہوا تھا۔
حدیث مرفوع علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کے ماتحت مولوی سلطان علی
حنفی ساکن آدم پور ضلع جالندھر نے حنفی نہ ہونے کا حکم لگایا۔ اور

بذریعہ اخبار اہلحدیث کے جالندہری حنفی کو آدم پوری حنفی نے مباحثہ کرکے حنفیت کا ثبوت دینے کا چیلنج دیا۔ جس کو نقل کرنیکے بعد امرتسری عقرب نے حسب ذیل ریمارک کیا ہے۔ کہ

"غور طلب بات یہ ہے۔ کہ ایسے بڑے بزرگ حامی حنفیت کی نسبت بھی ایسے ایسے خیالات کیوں پیدا ہونے لگے کہ خود بھی حنفی نہیں۔ بعد غور ایک اہل بصیرت اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے۔ کہ یہ دراصل مولوی صاحب موصوف کے ان مظالم کا بدلہ ہے۔ جو وہ جماعت اہل حدیث پر بہت دنوں سے کر رہے ہیں۔ کہ یہ لوگ اہل حدیث گمراہ ہیں۔ یہاں تک کہ اہل سنت سے بھی خارج ہیں"

بلفظہ اہلحدیث مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۸ کالم دوم

پیارے دوستو! اس جگہ دجال امرتسری نے جالندہری مولوی کا حنفیت سے صرف ایک مولوی کہنے پر خارج ہونا اپنے مظالم کا بدلہ یا سزا جالندہری کے حق میں قرار دیا ہے۔ اس کو یاد رکھو۔ اور آگے ثنائی مظالم وران کا بدلہ ملاحظہ ہو۔

امرتسری ہرزہ درا نے گندی سے گندی گالیاں حضور مغفور علیہ السلام کی شان پاک میں نہایت گستاخی سے نکالیں جنمیں سے کسیقدر نمونتہ ہم انشاء اللہ احمدی میں "ثنائی ہرزہ درائی" کے عنوان سے پیش کرینگے۔ ان یاوہ سرائیوں پر بھی بس نہ کرکے نہایت خودسری

سے کذاب مذکور نے مندرجہ ذیل فتویٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں دیا۔ جس کو جالندھر کے کسی اخبر شمس الدین نامی نے کشن پریس جالندھر میں ۱۲ صفحہ پر "فتویٰ شریعت غرا" کے نام سے طبع کرا کر شائع کیا ہے تسری کذاب لکھتا ہے۔ کہ

"کچھ شک نہیں۔ کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے۔ مفتری علی اللہ ہے۔ اس کے الہامات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسے خدا پر بھی ایمان نہیں اس لیئے میرا یقین ہے کہ مرزا قادیانی جو کچھ کرتا ہے۔ سب دنیا سازی کے لیئے کرتا ہے۔ پس اس کے خلف نماز جائز نہیں" بلفظہٖ فتوے مذکور صفحہ ۹ خدا کی شان کہ حضرت اکذب کذبہ حضرت اقدسؑ کی توہین کا یہ بدلا ملا جسکا اقرار بالفاظہٖ بکار کلام المبین میں ہے۔ کہ

"غزنویہ نے میری نسبت یہ الفاظ لکھے۔ کہ ثناء اللہ اہل سنت اور اہل حدیث سے تو کیا۔ بقول بعض اسلام سے بھی خارج ہے۔ دجال۔ دہریہ۔ یہودی۔ نصاریٰ معتزلی۔ جہنمی۔ گمراہ۔ غیر قابل سلام۔ ملحد۔ زندیق انبیاء اور صلحاء کا دشمن۔ شیطان کا شاگرد محرف قرآن ضال مضل ہے صفحہ ۱۶۴ نہ اس کی امامت درست ہے" صفحہ ۱ کلام المبین

(ہمارا بھی آپ کی نسبت یہی ایمان ہے۔ فاکتبنا مع الشاھدین احمدی)

بول او ملحد! ہمارا حق ہے یا نہیں۔ کہ تیرے مسلمہ قاعدہ کی رو سے ہم
بالحاظ ثنائی بول کہیں۔ کہ ایسے بڑے بزرگ حامی غیر مقلدین کی نسبت
ایسے ایسے فتوے کیوں لگے۔ کہ وہ اہل سنت و اہل حدیث اور اسلام
سے ہی خارج ہے۔ بعد غور ایک اہل بصیرت اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے
کہ یہ دراصل مولوی (منحوس) کے ان مظالم کا بدلہ ہے۔ جو وہ اہل
حق اور مامورمن اللہ پر) بہت دنوں سے کر رہے ہیں۔ اہلحدیث، اہلسنت
اور یہ بھی بتا۔ کہ ان الفاظ سے جو مامورمن اللہ کی شان میں تو نے بکے
ہیں۔ غزنوی اور بٹالوی تیرے بزرگوں کا عطیہ زائد ہے۔ یا نہیں ہاؤ
تیرے بکواس ہمہ شیطانی وسواس ہی تھے۔ ان ٹائیٹلوں میں۔ تو ایک
حد تک صداقت بھی ہے۔ اور حق بحقدار رسید کا معاملہ ہے۔

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

کیا مزے کی بات ہے۔ کہ جن اشر الناس میں سے کوئی ملحد ہے۔ کوئی
زندیق کوئی ضال ہے۔ اور کوئی دجّال۔ غرضکہ ایک بھی کفر کی زد سے بچا ہوا
نہیں۔ ان میں سے ایک یا سب اگر کسی کو کافر یا کاذب ... قرار دیں۔ تو
کچھ اندیشہ کی بات نہیں۔ کیونکہ کافروں کے کافر کہنے اور کاذبوں
کے کاذب قرار دینے سے کوئی مومن کافر یا کاذب نہیں ہو سکتا۔ البتہ
اگر کوئی متقی مومن کسی کو کافر قرار دے۔ تو خطرناک اور قابل التفات
ہوگا لہٰذا ان۔ مکفّرین بالفتحہ اور مکذّبین بالکسر کی تکفیر و تکذیب بجوئے

نئے آرڈیننس

مسٹر او اسپرٹسری نادان و گمراہ

رئیس قادیان آیا میجسٹریٹ زماں ہو کر

اُسی سے بس رہا ہے قادیاں دارالاماں ہو کر

الا امرتسری کاذب! قدم اب سوچ کر رکھنا

ترے سر پہ چلی آتی قضا ہے سائباں ہو کر

تری بے باکیاں از حد وہ تیری شوخیاں ساری

ترے سر سے نکل جائیں گی اب بک دُم ہواں ہو کر

گلستانِ مخالف سے قلم اب آ تجھے جاتے ہیں

بڑھایا باغ احمدؑ اب خدا نے باغباں ہو کر

مری ضربوں سے کاذب بے تحاشا چیخ اٹھتا ہے

جگر سے پار ہوتی ہے زباں میری سناں ہو کر

یہی تو زور ہے صدیق میں مرسل من اللہ کی

قلم کس کس طرح گویا ہے دیکھو بیزباں ہو کر

دعا پر ختم کرتا ہے یہ قاسم ان رضا میں کو

خدایا احمدی کی کر تو نصرت مہرباں ہو کر

چچا بھتیجے کی لڑائی اور نبی مہدی کے الہام کی پیشگوئی

مولوی محمد حسین بٹالوی سے ہمارے ناظرین خوب واقف ہونگے۔ جس نے حضرت امام علیہ السلام کے متعلق بڑی تعلی کے ساتھ کہا تھا۔ کہ میں نے ہی مرزا کو چت گرایا ہے۔ اور میں ہی اس کو گراؤنگا۔ خدا کی شان سے بجز عزازیل راحوار کرد۔ بغدادیان لعنت گرفتار کرد۔ کی تصدیق اس قدر جلد آپ کے وجود سے ہو گئی۔ کہ روحانی فرزند کو بھی بغیر اعتراف چارہ نہ رہا۔ جیسا کہ ہم آگے چلکر انشاء اللہ دکھائینگے یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے۔ کہ ایک غیر مقلد مسمی مولوی محمد فقیر اللہ نے جو غزنویوں کی پارٹی کا ممبر ہے۔ بٹالوی کے خلاف غزنویوں کی تائید میں تھوڑے دن ہوئے کہ ایک کتاب "توجیہ الکلام" نام چھپوا کر شائع کی جس کے دیباچہ میں مصنف نے بٹالوی کو اپنا چچا بالفاظ ذیل ظاہر کیا ہے۔

"مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو رشتہ دینی و تعلق ہم استادی کے لحاظ سے خاکسار کے بھائی اور عمر کے اعتبار سے پنجابی رواج و محاورہ کے موافق چچا ہوتے ہیں اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ میں میرے اعلام الانام کا جواب برائے نام لکھا۔ اور سراسر ہرزہ درائی و فضول و بطر الحق و غمط الناس سے جو عالم کی شان سے بعید ہے۔ عملنامہ سیاہ کر دیا ہے۔ بلفظہ صفحہ ۲ آخر کار جس کو پنجابی محاورہ کا چچا کہا تھا۔ اردو کے محاورے کے مطابق

چچا ہی بنا کر چھوڑا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام اِنِّی مُھِینٌ مَّن اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا ایک عجب نظارہ خدا نے دکھایا۔ چنانچہ بھتیجے صاحب فرماتے ہیں۔ کہ اے میرے **اعلیٰ چچا**

"واللہ آپ مصلحیت قوم کے ہرگز لائق نہیں۔ بلکہ اس کی ضد کے لایق ہیں۔ بھلا مغلوب الغضب کم حوصلہ ثناء وجاہ طلب خود غرض آدمی بھی مصلح قوم وریفارمر بننے کے قابل ہے؟ ہرگز نہیں صفحہ ۴ صد حیف کہ عالمان این دہر۔ کردند شعار خود دغا را صفحہ ۵ چچا صاحب کیے الست احمدی وخلاف وزرائی حق و دروغگوئی کی کہانتک پہنچگئی اگر کفے بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع پر جو آپ کی عادت معمولہ یا طبیعت ثانیہ ہو چکی ہے۔ مکتفی رہتے تب بھی ایک بات تھی غضب تو یہ ہو گیا ہے۔ کہ آپ محدث لکل ما توہم و مکذب بکل ما سمع ہو گئے ہیں۔ آپ کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے صفحہ ۱۳ آپ بالکل سفید جھوٹ کو ہ قاف کے برابر بولتے ہیں۔ اور ذرا قہر خدا سے نہیں ڈرتے۔ مرض حسد مہلک لاعلاج کے مریض کا کیا درمان کہ وہ سوختہ افروختہ صریح کذب و اتہام نافرجام سے اپنا انجام خراب کر رہا ہے صفحہ ۱۷ چچا صاحب کی ناواقفی اور بے خبری یا مغالطہ سازی وحق کشی و فریب بازی وحیلہ جوئی و دروغگوئی ایسی ثابت ہوئی۔ کہ عمر بھر انکو روپوشی اور خموشی چاہئیے بشرطیکہ ملازمت حیا باقی ہے۔ صفحہ ۱۰۳ بلفظہٖ عن موضع الحاجۃ

یہ شہادت دگواہی چچا کے حق میں بھتیجے کی خصوصاً جبکہ دونوں غیر مقلد وہابی یا بزعم خود اہلحدیث ہوں۔ نہایت باوقار اور بٹالوی کی کذب بیانی میں قابل اعتبار نیز علماؤھم شر من تحت ادیم السماء کی صداقت جو میں ظاہر ہے کہ اہلحدیث کے ایڈوکیٹ لاٹ مولوی کی ذلت کا ثبوت ایک دوسرے غالی غیر مقلد اور مشہور وہابی محمد چٹو کی گواہی سے ملاحظہ فرمائیے۔ جو آجکل چکڑالوی کے ہمنوا ہیں۔ یہ گواہی ایک کتاب اصلاح الانسان بعبادت الرحمٰن "میں اس زمانہ میں شائع ہوئی تھی جبکہ محمد چٹو صاحب بڑے سرگرم وہابی تھے۔ چٹو میاں فرماتے ہیں۔ کہ

" مولوی صاحب کو مسجد چینیان میں ابتدا میں لانے والے بھی ہم ہی تھے جب تک وہ اپنا فخر کم کرتے تھے اور راہ راست پر رہے۔ ہم ان کے مددگار تھے۔ جب مولوی صاحب کو ایک انگریز بہادر کی ملاقات کا فخر حاصل ہوا۔ اسیوقت سے مولویصاحب کے طریق میں ایک تغیر روح مارنے لگا۔ ایک جمعہ کے دن مولویصاحب اپنے جاہ وجلال میں آکر یوں افشان ہوئے۔ کہ ہم مسجد سے ابھی چلے جاویں۔ مگر ڈر ہے کہ مسجد ویران ہو جائے گی اس پر ایک ضلعدار بولے کہ جو لوگ مولویصاحب کے ساتھ جانے والے ہیں۔ وہ ہاتھ اٹھائیں۔ مگر ایک آدمی نے بھی مولوی صاحب کی اس آرزو کو پورا نہ کیا۔ تو مولویصاحب اس مسجد سے ایسے گئے۔ کہ اب تک واپس نہیں آئے اب مولویصاحب کو بھی مناسب ہے۔ کہ اپنا حال راست راست اپنے اشاعۃ السنۃ میں درج کریں۔ کہ جنکو وہ اپنی ذات پر احسانات لکھیں گے۔ احسانات ہیں

یا محمد الٰہی صفحہ ۷

دیکھئے! جو شخص اپنے آپ کو اہلحدیث کا وکیل کہتا تھا۔ ایک مامور من اللہ کی تکذیب کا دستہ بدست اس کو یہ بدلا ملا۔ کہ مسجد سے نکلتے ہوئے۔ ایک بھی اس کا ساتھی نہ اور منہ چھپ ذیل شعر پڑھتا ہوا مسجد سے نکل گیا ؎

نوٹ خاندے آدم کا ہمنوا آتے نظر یکیں بہت سے آبرو ریزی تری آمد سے ہم دیکھیں

اہل بصیرت کے لئے تو یہ ایک نشان ہے۔ مگر بے بصیرت کے نزدیک مولوی ثناء اللہ چونکہ شروع مضمون میں ہمنے بطور دلائل دولت کا امرتسری کو مخرف بیان کیا ہے۔ لہذا اسی خلف الرشید کی شہادت سے روحانی والد کی ذلت کو مکمل کر دکھاتے ہیں۔ امرتسری جیسا کہ اپنے اہلحدیث مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۰ میں زیر عنوان "میرے ناکردہ گناہ" بڑا لوی ذلت کا اسطرح اقرار کرتا ہے کہ

چند روز ہوئے مرزا صاحب کو کاپیاں تصحیح کرانے کے لیئے کاتب کی ضرورت تھی۔ تو آپنے مرزا صاحب قادیان کے کاتب کو لکھا۔ کہ بٹالہ آنکر میری کاپیاں صحیح کر دو اور مناسب سمجھو تو میرا یہ خط مرزا صاحب کی خدمت میں پیش کر کے اجازت سے آؤ۔ یہ بھی لکھا کہ کاپیوں میں مرزا صاحب کے مرضی خلاف مضمون نہیں۔ بلکہ ثناء اللہ اور اس کے حامیوں کی خبر لیگئی ہے۔ یہ بھی لکھا۔ کہ اگر تم نہ آسکو۔ تو میں ہی قادیان میں آجاؤں گا میرے لئے کیا حکم ہے الگ تجویز کر دینا۔ یہ خط جب مرزا صاحب کے ہاں پیش ہوا۔ تو انہوں نے اس موقعہ کو بڑا غنیمت سمجھا۔ اور جھٹ سے لکھا۔ کہ مولوی صاحب یہ آپ کا گھر ہے آپ بلا تکلف تشریف لاویں یہاں آپ کا ہر طرح کا انتظام ہو جائیگا مرزا صاحب نے اتنا تملق دو وجہ سے کیا۔ ایک تو محمد حسین کی جرح والی پیشگوئی کی تمہیاد بڑھانے کی غرض تھی۔ دوم مرزا صاحب اپنی سچائی کے دلائل میں یہ بھی لکھا کرتے ہیں۔ کہ دیکھو میں ایک زمانہ میں تن تنہا تھا جب سے مسیح موعود ہونے کا دعوے کیا خدا کی تائید سے میری یہ ترقی ہوئی۔ کہ آج قادیان میں ہر طرح کے علمی سامان موجود ہیں۔ اس کے مقابلہ پر مخالفین کے متعلق یہ الہام ہے۔ انی مھین من اراد اھانتک یعنے جو کوئی تیری اہانت کریگا خدا اس کی اہانت کریگا جو سنا۔ کہ مولوی صاحب سے مرزا صاحب یہ خط کتابت ہوئی ہے۔ تو میں نے بمقتضائے فطرت بصد دن حزن

اسیوقت مولویصاحب کو اطلاعدی کہ قادیانمیں آپ کا بانا ہمارے لیئے ڈوب مرنے کا مقام ہے میں اپنا کام چھوڑ کر آپ کا کام کرا دونگا۔ چنانچہ وہ کاپیاں لیکر امرتسر تشریف لائے۔ تو پہلے ان کا سب کام درستگی کرا دیا۔ بلفظہٖ مخصاً صفحہ ۲ کالم اول

الحمد للہ کہ امرتسری بدخو نے صاف الفاظ میں اقرار کر لیا۔ کہ ابو سعید بٹالوی کا اس کام کے لیئے قادیان جانا انی مہین کی پیشگوئی کا اپنے تئیں لاجواب نشانہ بنانا تھا۔ اسی لیئے تو بوجہل ثانی کمال پشیمانی سے اس امر کو اپنے اور بٹالوی کے حقیں ڈوب مرنیکا مقام قرار دیتا ہے۔ کیا ابھی انی مہین کی تصدیق میں کچھ شک ہے؟ اگر عبادت ہی سے کوئی نہ سمجھے۔ تو دوسری ذلت معلوم کر کے تصدیق کرلے جس کو باوجود مخفی رکھنے کی سعی کوشش کرنے کے خدا تعالےٰ نے طشت از بام کرا دیا۔ اور کرایا بھی اسی شیطان کے ہاتھ سے جو اس کو چھپانے کا ساعی تھا چنانچہ ناکام امرتسری ظلام آگے لکھتا ہے۔ کہ

"اس سے بعد مولوی (محمد حسین) صاحب نے اشاعۃ السنۃ جلد ۱۲ کا سرورق لکھوانا۔ تھا۔ امرتسر میں کسی کاتب نے ذمہ نہ لیا۔ تو مجھے فرمایا۔ کہ تم لکھوا دو۔ میں نے اس مضمون کو دیکھا۔ تو بعض فقرات اس میں بھی (اس بھی کو ناظرین خوب بنظر غور ملاحظہ فرماویں جو اس سے پہلے فقروں کی جگہ دے رہی ہے۔ احمدی) ایسے پائے کہ مرزا صاحب کی تائید اور مولویصاحب کی تذلیل معلوم ہوئے (کیا اب بھی ناپاک فطرت دجال امرتسری بدخصال انی مہین کی صداقت کا معترف نہیں ہوا۔ احمدی) مولویصاحب نے اپنے پرچہ کے خریداروں کو ترغیب دیتے ہوئے۔ لکھا تھا۔ کہ تمام کام مضمون نگاری۔ مینجری۔ محرری یہانتک کہ ڈسپیچری بھی میں خود کرتا ہوں۔ ڈسپیچری کے معنی ہیں فرمے تہ کرنے۔ یہ کام عموماً دو تین روپیہ ماہوار پر پرسیوں میں چھوٹے چھوٹے بچے کیا کرتے ہیں۔ (یہ لفظ دیکھکر میری غیر تمندانہ (نہیں یہودیانہ) طبیعت نے نہ چاہا۔ کہ یہ مضمون شایع ہو۔ (مگر خدا تعالےٰ نے جو غیور ہے۔ امرتسری کے گلے پر چھری رکھکر بہت ہی اعلےٰ طریق سے اس کو شایع کرایا۔ تاکہ نشان الٰہی ظاہر ہو کر ثنائی رسوائی کا باعث بنے۔ احمدی) چنانچہ میں نے عبدالعزیز سوداگر پوٹ سے (جو مولوی صاحب کے اخص دوست ہیں۔) بھی ذکر کیا۔ کہ یہ مضمون مولویصاحب کا بہت گرا ہوا ہے۔ آپ بھی ان کو لکھئے۔ کہ اس کو ترمیم کریں۔ ورنہ دشمن دریکن است شیخصاحب نے بھی میری رائے سے اتفاق کیا۔ اور کہا۔ کہ میں لکھونگا۔ آپ سردست اس کو ملتوی رکھیں۔ بلفظہٖ صفحہ ۷ کالم دوم

پیارے دوستو! فرمایئے کہ اب تو ثنائی رسوائی و بٹالوی رسوائی میں کچھ کسر نہیں رہی۔ اور خدائی الہام انی مہین نے جبراً دشمن بدانجام سے تصدیق کرائی۔ کہ لاریب بٹالوی کی ذلت ہوئی۔ اور سخت ہوئی جس نشان امرتسری بدزبان چھپانا چاہتا تھا۔ وہ اس کی ہی قلم سے ظاہر ہوا۔ اور ہوا بھی کیوں؟ اس کو امرتسری کے الفاظ میں سناتے ہیں۔ کہ

"شاید اب سوال یہ ہو۔ کہ انکو کیوں ظاہر کیا؟ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ مولویصاحب نے ان کے اظہار پر مجھے مجبور کیا۔ (جھوٹ بکتے ہو۔ مولوی صاحب بیچارے نے کب کہا تھا۔ کہ تم اس کو ظاہر کرو بلکہ خدا نے اسباب جمع کر دیئے جس سے تم نشان الٰہی کو ظاہر کرنے پر مجبور ہوئے۔ احمدی) کیونکہ کاپی مذکور کے دیر لگنے پر جو محض نیک نیتی اور اصلاح کی غرض سے تھی۔ مولویصاحب نے میری دیانت و اخلاق پر حملہ کر کے مجھے بددیانت لکھا (یہ سزا ہے۔ اخفار حقکی جبکہ تو نے بے ایمانی سے سچائی کو چھپانا چاہا۔ بدنیتی سے الٰہی امانت کو مضمر کرنے کی نہان لی۔ تو بددیانت کہلایا۔ جو واقعی تیری کرتوت کے مطابق یہ نام تجویز بجا و درست تھا۔ اگر اصلاح و نیک نیتی رضامندی باری تعالیٰ کا یہ کام ہوتا۔ تو ممکن نہ تھا کہ تجکو برا بدلہ اس کا مثلہ کیا خدا تعالےٰ اچھے فعل کا جو تائید حق اور تردید باطل کی نیت سے کیا جائے برا اجر دیا کرتا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔ یہ دلیل ہے تیری بددیانتی اور بدنیتی کی۔ فافہم ایہا الراس الکاذبین۔ احمدی)

علمائے خلف تمام ہوا +

مختصر فہرست کتب نایاب جو وہ

الحق الیجنسی دہلی

اشاعۃ السنۃ المطہرۃ مولوی محمد حسین بٹالوی کا مشہور ماہوار رسالہ مجلد

جلد اول بابت ۱۸۷۸ء عہ

جلد دوم بابت ۱۸۸۶ء سے ر

جلد چہارم بابت ۱۸۸۱ء سے ر

جلد پنجم بابت ۱۸۸۲ء سے ر

الشمامۃ العنبریۃ من مولد خیر البریۃ اڈیشن اول، مولوی صدیق حسن خاں نواب بھوپال کی مشہور تصنیف متضمن حالات مبارک حضرت سرور کائنات مفخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم۔ مجلد عہ

تحف الکرامۃ فی آثار القیامۃ۔ فارسی نواب صدیق حسن خاں کی مشہور و معروف تالیف جامع حالات و نشانات و آیات قیامت و نزول مسیح موعود و مہدی علیہ السلام و خروج دجال۔ نایاب۔ مجلد اڈیشن اول ص

نشاۃ المصاب در رسالہ منجیات و مہلکات

فضائل صبر از قرآن و حدیث و بیان وجہات

نجات و ہلاکت مفصل از قرآن و احادیث

مولفہ نواب بھوپال اڈیشن اول نایاب

حدیث الغاشیہ۔ مولفہ نواب صاحب

ابتدا آفرینش دنیا سے تا قیام قیامت کے حالات و واقعات از کتب اسلامیہ مجلد عہ

تفسیر اردو سورہ توبہ و یونس و ہود و یوسف مولفہ نواب صدیق حسن خاں صاحب

اوثق عری الحکمۃ۔ اردو میں عقائد اسلامیہ کا سائنس سے ثبوت۔ قابل دید ۸ ر

ہمارا مذہب

اس کتاب میں عاجز فقیر راقم نے حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کا مذہب حضور ہی کی عبارت تصانیف مبارکہ براہین احمدیہ سے لیکر پیغام صلح تک سے ہر ایک مسئلہ کے متعلق بلفظہ نقل کر کے جمع کر دیا ہے جس سے تمام معترضین دم بخود ہو گئے اور کسی کو آج تک جرأت نہ ہوئی کہ آپ کا مذہب آپ کی تصانیف سے بلفظہ کتاب ہذا کے خلاف ثابت کر سکے۔ ۱۰ جزو کی کتاب عمدہ خوش خط مجلد قیمت صرف ۱ ر۔ دس آنے۔

المشتہر منیجر الحق الیجنسی دہلی

متبرک حجری شدہ

عکس نامہ مبارک حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم بنام مقوقس سلطان

یہ اس مبارک خط کا فوٹو ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس سلطان کو حاطب بن ابی بلتعہ عمرو بن امیہ ضمری کے ہاتھ روانہ فرمایا تھا۔ یہ نامہ مبارک بعض فرانسیسی سیاحوں نے ان سفر میں جو قبط کی جانب کئے تھے۔ ایک سفر میں پایا یعنی مصر کے شہروں میں سے جیزہ کے گرجا میں ایک راہب کے پاس سے خریدا۔ اور سلطان المعظم خلد اللہ ملکہ و دولتہ عثمانیہ کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور والا نے ارشاد فرمایا تھا۔ یہ نامہ مبارک اور دیگر متبرکات نبویہ کے ساتھ محفوظ رہنا چاہیئے۔ چنانچہ آئینہ میں لگایا جانا حکم ہوا۔ اس حکم صادر فرمانے کے بعد اس مبارک نامہ کا فوٹو اتارا گیا اور پایہ تخت قدیم دہلی میں زینت افزائے اسلام ہوا۔ اس مبارک صحیفہ کی نقل موجودہ عربی میں معہ ترجمہ اردو مقابل میں درج ہے۔ میری رائے اور خواہش یہ ہے کہ ہر ایک کلمہ گو اور محمدی کو کم از کم اس مبارک فوٹو کا دیکھنا چاہیئے۔ جو خوشنما آئینہ میں لگایا جانا کرامت و برکت و زینت مکان بنایا جائے۔ بجز دہلی کے یہ مبارک تحفہ دوسری جگہ نہیں ملسکیگا ایک دفعہ منگا کر کم از کم اس کی زیارت سے تو مشرف ہو جاؤ۔ پھر اگر آپ کی آنکھیں منور نہ ہو جائیں۔ تو واپس بھیجدو۔ ہم فوراً واپس دیدینگے۔

ھدیہ فی عکس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

منیجر انجمن دہلی

مصحف عثمانی حجری

حضرت امیر المومنین عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ کے قرآن مجید کے ایک صفحہ کا اصلی فوٹو

حجری شدہ جو سوائے دہلی کے کسی جگہ سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ قابل دید ہر مسلمان اپنے مکان بنوائے۔

ھدیہ فی عکس ۱۲ علاوہ محصول ڈاک

منیجر